

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہفت روزہ

# خبر اللہ

جلد

۲۶ رجب المرجب ۱۳۶۶ھ مطابق مارچ ۱۹۴۵ء

شمارہ ۴۲

## الحائش السَّوْلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ  
صَدِيقِي قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَهْلِ  
الْمَشْرِقِ كَيْفَ عَمِلُوا سِرًّا وَنَحْنُ  
فِي الْغَمِّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ  
أَنْ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدِّهِ لَهَيَّا  
فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا خَلَّتْكَ بِأَيِّئِ  
اللَّهِ سَأَلْتَهُمْ - متفق عليهم -  
أَنْسَ بْنِ مَالِكٍ كُنْتُ فِيهِ كَرَامَةً  
لَمْ يَجِدْ دَهْرًا يَنْتَهِى عَنْهُ قَارِي  
يَجْعَلُ كَالْحُلِيِّ يَنْتَهِى كَرَامَةً  
كَمْ أَدْرَكَ فِي هَذِهِ كَرَامَةً كَمْ  
قَدَّمَ نَفْسَهُ - میں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس میں سے کسی ایک کی  
تلد بھی اپنے قدموں پر نہ چڑھے تو ہم کو دیکھ  
لے گا - آپ نے فرمایا ابو بکرؓ! تمہارا خیال  
ان دو شخصوں کی نسبت کیا ہے - جن کا  
تیسرا ساتھی خط ہے -

فَرَدَّ وَفَقُلْتُ كَمْ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا  
أَفْضَلُ مَا حَوَّلَكَ قَنَامٌ وَتَحَرَّجْتُ أَفْضَلُ  
مَنْ سَأَلَ لَوْ كَانُوا بَرَاءً مِمَّنْ خَلَّتْ آفِي  
عَيْنِكَ كَيْفَ قَالَ كَمْ قُلْتُ أَفْضَلُ قَالَ  
كَمْ قُلْتُ مَا كَمْ قُلْتُ فِي كَنْفِ كَنْفٍ  
وَنَ كَنْفٍ وَنَ كَنْفٍ رَأَى كَنْفًا لَمْ يَنْ  
يَنْجِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْجِي كَنْفًا  
يَنْجِي وَنَ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ  
قَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ  
عَنِ النَّبِيِّ عَنِ بَرِّكَ أَسْفَلُ كَنْفٍ كَنْفٍ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَفَرْتُ حَقِّي كَنْفٍ كَنْفٍ  
قَالَ أَكْفَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ بَلَى قَالَ  
قَالَ قُلْتُ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ  
مَسَاقَةَ بَنِي مَالِكٍ قُلْتُ أَشْكََا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ  
مَعَنَا قَدْ خَالَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ  
بَلْ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ  
أَنْ لَمْ يَكُنْ دَعْوَتُهُمَا عَلَى قَدْ خَالَكَ اللَّهُ  
كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنْفٍ كَنْفٍ  
وَجَعَلَ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ  
مَا لَمْ يَكُنْ قَدْ خَالَكَ كَنْفٍ كَنْفٍ كَنْفٍ  
مَنْقُوعٌ عَلَيْهِ -

برائے میں غازی اپنے والد سے نقل کرتے  
ہیں کہ انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ  
ابو بکرؓ جب تم رات کو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ کمرے میں کھڑے رہتے  
تو تم نے کیا کیا - ابو بکرؓ نے  
کہا وہاں سے نکل کر ہم ساری رات پہلے اور  
دوسرے دن بھی کمرے میں تنگ سفر کرتے رہے  
جب دوسرے دن اور آفتاب نکل گیا اور  
راستہ خالی ہو گیا ہم کو ایک چنور نظر آیا  
بہت لپٹا چلے گئے پیچھے سایہ تھا اور آفتاب  
اُس پر نہ آیا تھا - ہم اس کے پاس آئے  
پڑے اور میں نے رسول اللہؐ کے لئے اپنے  
پاؤں سے ایک چم صحت دیکھواری تاکہ  
رسول اللہؐ اس پر سو رہیں - پھر میں  
تو بیٹھیں بچھلے عرض کیا یا رسول اللہؐ  
آپ سو رہتے - میں ادھر ادھر دیکھتا رہتا  
اور آپ کی حفاظت کر دیا گیا - رسول اللہؐ  
سو گئے اور میں وہاں سے اُٹھا - تاکہ  
ادھر ادھر دیکھتا مہموں اور آپ کی حفاظت  
کروں - تاکہ میں نے ایک چمروا ہے کہ  
دیکھا جو ادھر چلا کر آیا تھا - میں نے اس  
سے پوچھا - کیا تیری بکریوں میں دودھ  
ہے ؟ اُس نے کہا ہاں ہے - میں نے کہا  
کیا تو دودھ دو دے گا - اس نے کہا ہاں -  
یہ کہہ کر اس نے ایک بکری کو چمکایا اور  
کڑی کے پیچھے میں کھڑا سا دودھ دہا  
دیا - میرے پاس ایک چھالائی تھی - جن میں  
میں نے رسول اللہؐ کے لئے پانی بھر رکھا  
تھا - میں کو آپ پیتے ہی تھے اور اس  
باقی برصغیر



# خفتہ نماز کا الدین

جلد ۲۸ رجب المرجب ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۹۵۶ء شوال ۱۳۷۵ھ

## اشتراکیت - انصاف کی کوئی پر

ہندوستان کو دوس کی مدد ملنا تمام ایشیائی اور افریقی ملک کو خراب کرنا ہے - کو اشتراکیت سے معنی حق و انصاف علی اور شخصی آزادی نہیں ہے - بلکہ اشتراکیت، خود غرضی، مطلب برادری، اتفاق امانی اور شاعرانہ سیاست کا دوسرا نام ہے - تیسری حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان نے اکثر ایشیائی اور بعض افریقی ملک و جن میں انڈونیشیا، برما، لنکا، مصر وغیرہ قابل ذکر ہیں) کو ایک دھوکا دے رکھا ہے کہ وہ سرمایہ دارانہ نظام اور اشتراکیت دونوں کا دشمن ہے اور غیر جانبداری کا طریقہ ہے لیکن دوس کے دہونے ہندوستان کی اس دھوکہ دہی کا پھانسا چھڑا ہے میں چھوڑ دیا ہے - اگر اب بھی وہ غیر جانبداری کا دعوے کرے تو اس کے اس دعوے کو کوئی عقلمند تسلیم کرنے کو تیار نہ ہوگا -

باقی براکشیئر کے مسئلہ کا سوال اس میں پاکستان بفضلِ تقاضا سو فیصدی کامیاب ہے - دنیا کے بیشتر ملک کے اخبارات بھارتی سیاستدانوں کو چلو پھرو پانی میں ڈوب مرنے کا مشورہ دے چکے ہیں - بھارت کی سادھ کا دیوالہ تو پیٹے ہی محل چکا تھا - وہ شدہ شدہ دوس کو بھی لے ڈوبا - "ہم تو ڈوبے ہیں منہ تھک کر بھی لے ڈوبیں گے" اب جہاں بھارت کی ٹھنڈائی اور بے بسی کا ذکر ہوگا - وہاں دوس کی امن دشمنی اور اتفاق آزمائی کا تذکرہ بھی ساتھ ہی ہوگا - یہ اونچے ہتھیار انشاء اللہ کشمیریوں کو حق و آزادی دینے سے روک نہیں سکتے - ہر جگہ بھارت کو دوس کا سایہ نصیب نہیں ہوتا ہے گا - یہ جس کی بھل جاسی ہے - اگر وہ نہ طاقتی قرار داد

بھارت طاقتی قرار داد پر دوس کا حق متفق استعمال کرنا - کشمیر کین کے بارے میں بہت سے حقائق کا حال ہے - پہلی حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں نظریات زندگی خود وہ اشتراکی ہوں یا سرمایہ دارانہ بری طرح عالمی سیاست سے متاثر ہو رہے ہیں - دوس پر یہ امر اظہار من الشہ ہے کہ کشمیر کا معاملہ ہند و پاکستان کی تھلک کا معاملہ نہیں - دونوں ممالک کے وادی لیساں نہیں - جہاں ہندوستان وادی کشمیر کو بھارت کا جزو لاینفک گردانتا ہے - وہاں پاکستان کشمیر پر اپنا پیرا شہی یا نیکی سے نہیں جھٹاتا - بلکہ خطہ کے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیر کے چاروں لاکھ باشندوں کو اپنی مرضی سے فیصلہ کرنے دیا جائے کہ وہ اپنی قسمت کس ملک سے وابستہ کرنا چاہتے ہیں - دوس کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس تنازعہ کی لپیٹ میں کوئی سرمایہ دارانہ نظام یا آمرانہ حکومت نہیں آتی - بلکہ لاکھوں عوام ہیں جو اقوام عالم کے فیصلہ کا دھڑکتے ہوئے دلوں کے ساتھ انتظار کر رہے ہیں - عوام دوستی اور جمہوریت پسندی اشتراکیت کی اساسی شرائط ہیں - لیکن ان تمام حقائق کے قطع نظر دوس نے چار طاقتی قرار داد کو جو اس مسئلہ کے سببوں کی ایک گونہ عملی صورت پیش کر رہی تھی ایک جنبش حق متفقہ رد کر دیا -

دوسری حقیقت یہ ہے کہ دوس ایشیا میں سامراجی طاقتوں پر اس لئے غلبہ نہیں کرنا تھا کہ وہ دلوں میں آزادی سلب کر کے ہوئے ہیں - لیکن اس وقت خود ہندوستان کشمیر پر خاصانہ قبضہ کر کے سامراجیت کا پارٹ ۱۱ کہہ رہا ہے -

پر جہاں ملک ہو سکے عمل کرے اور اسے شماری کے اعداد پر بند نہ کرے دوس پاکستان اقوام متحدہ کی جہاز ایشیا میں چلا جائے گا - جہاں وہ ایک طرف دوس کی دھڑ سے محفوظ رہے گا - اور دوسری طرف دنیا کے ساتھ ستر ملک کی قسمت طاقت بھارت کی بھولی ہیں تم پڑے گی اور قرار داد دی ہوگی ، جسے اب وہ منظور نہیں کرتا -

## شعار اللہ کا معاملہ اور حکومت

دکڑ پر ردو کراچی صدر کی نو تعمیر کردہ مسجد کا معاملہ قری اسمبلی میں خاصی ہنگامہ آزدائی کا باعث ہو رہا ہے - عوام یہ کہتے ہیں کہ سرکاری عمارت کی خاطر مسجد گرائی جا رہی ہے - اور حکومت یہ بیان کرتی ہے کہ مسجد نہیں کوئی پتھر تو گرایا جا رہا ہے - جس پر لوگ ناز پڑھتے ہیں اور یہ کہ اراضی غیر مسلم کی تھی اور قبضہ نا جائز ہو رہا ہے - دیرو دیرو -

ہمارے خیال میں تقسیم پر حصار کے بعد اس قسم کی اراضی پر بیسوں مساجد تعمیر ہوئی ہیں - اراضی کی ملکیت غیر مسلموں کے بعد ریاست کی ہوتی ہے چنانچہ ہماری معلومات کے مطابق مقامی بلدیاتی حکومت نے ایک خاص تاریخ تک ان تمام مساجد کی منظوری دے دی - جو اس سے پہلے بن چکی تھیں - صرف ایک مسجد کے لئے بجلی حکومت کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتی - مسلمانوں کے لئے مسجد کے ہدیں کوئی عمارت خواہ کتنی ہی مفید کیوں نہ ہو ناقابل قبول ہے - مثلاً معلوم نہیں ہوتا کہ مسجد گاہ کی اینٹ اینٹ اکیڑی ہائے متانت کچھ بھی ہوں - اس میں عوامی دل شکنی ضرور ہوگی اور قومی حکومت کو اس سے ہر طرح بچنا ضروری ہے -

## نماز کا ہفتہ

لاہور پھاؤنی کے ایک اور نے مسلمانوں سے درخواست کی ہے کہ وہ ۲۵ فروری سے لے کر سہ ماہی ۲۵ فروری تک نماز کا ہفتہ منائیں اور اس میں مسلمانوں کو باقی برصغیر







کو دہار میں طلب کیا۔ اور کہا۔ کہ عرب تم سے زور ہیں۔ جمیعت میں۔ سر و سامان میں کم ہیں۔ پھر تم ان کے مقابلہ میں کیوں نہیں ٹھہرتے۔ اس پر سب نے مذمت سے سر جھکا لیا۔ اور کسی نے کچھ جواب نہ دیا۔ لیکن ایک تجربہ کار پڑھنے سے عرض کیا کہ عرب کے اخلاق ہمارے اخلاق سے اچھے ہیں۔ وہ دلت کو عداوت کرتے ہیں۔ دن کو روئے رکھتے ہیں۔ کسی پر ظلم نہیں کرتے کہیں میں ایک ایک سے ہماری کے ساتھ ملتا ہے۔ ہمارا یہ حال ہے۔ کہ شراب پیتے ہیں۔ بدکاریاں کرتے ہیں۔ افراہ کی پانچ نہیں کرتے۔ اوروں پر ظلم کرتے ہیں۔ اس کا یہ اثر ہے کہ ان کے ہر کام میں جوش اور استقلال پایا جاتا ہے۔ اور ہمارا جو کام ہوتا ہے۔ ہمت اور استقلال سے خالی ہوتا ہے۔

(ماخذ: (الفاروق) عبداللہ مولف شبلی نعمانی)  
**تہذیب و تمدن کی مخالفت کے مسلمانوں کی روئیدگی**  
 حضرت ابو عبیدہؓ نے جو مقامات فتح کر لئے تھے۔ وہاں کے امراء اور رئیس ان کے عدل و انصاف کے اس قدر گرمید ہو گئے تھے کہ باوجود مخالفت مذہب کے خود اپنی طرف سے دشمن کی خبر لانے کے لئے جاسوس مقرر کر کے تھے (ماخذ: (الفاروق) مولف شبلی نعمانی)

**تہذیب کے سب سے بڑے علمبردار**  
 آپ کو معلوم ہے کہ گزشتہ جنگ میں ۱۹۴۷ء میں تہذیب کے سب سے بڑے علمبردار امریکہ نے جاپان پر دو ایٹم بم پھینکے تھے جس سے اڑھائی لاکھ جاپانی ہلاک ہو گئے تھے۔ اور اسلام کی اپنے دشمنوں پر جو شفقت آپ سُن چکے ہیں۔ کیا اسلام دنیا کے لئے رحمت اور بخود تہذیب انسانوں کے لئے ایک لعنت نہیں ہے۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ ۱۹۳۹ء سے لے کر ۱۹۴۵ء تک ان مہینوں نے جو جنگ لڑی ہے۔ اس میں خدا کی مخلوق کو تباہ کرنے کے لئے کس قدر مظلوم کئے ہیں۔ اگرچہ انگریزوں کو بھی اسلام کا بہترین دشمن خیال کرنا ہوں۔ مگر جرم کی اس ناشائستہ اور انسان کش حرکت کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ کہ اس نے ایک ایک رات میں لندن پر پانچ پانچ سو بموں کا گولہ باری کے لئے بھیجے تھے۔ جس سے خدا جلنے کتنی عورتیں اور بچے اور بڑے ہلاک ہو گئے ہونگے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہو گیا کہ دنیا میں امن فقط اسلام

ہی قائم کر سکتا ہے۔ دنیا کی ہر قوم دشمن کے لئے خونخوار دہندوں کا سلوک کرتی ہے اسلام بخیر ہو کر اپنے دشمنوں کا انتہا بہترین کرتا ہے۔ جس سے ان کا دماغ ٹھیک ہو جائے۔ انہیں امریکہ کی طرح تباہ نہیں کرنا چاہتا۔ مثلاً عین جنگ کے موقع پر دشمنوں نے صلح کا جھنڈا کھڑا کر دیا۔ تو مسلمان نے تلوار میان میں ڈال لی۔

**تیسرا اصل انصاف**  
 قوله تعالیٰ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَكُنْ لَكُم بَيْنَكُمُ شَكْوَاءُ نِيَمٍ عَلَىٰ آلِهِمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الَّذِينَ يَرْتَضَوْنَ لِنُصْرَتِكَ وَمَا يُغْنِي عَنْكَ كَثْرَتُ قُوَّتِكَ وَلَا تُفْعَلُ بِكَ) سورة المائدہ موعودہ پارہ ۷ ترجمہ۔ اے ایمان والو! اللہ کے واسطے انصاف کی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ اور کسی قسم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو۔ انصاف کرو۔ یہی بات تقویٰ کے زیادہ نزدیک ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ جو کچھ تم کرتے ہو۔ بے شک اللہ اس سے خبردار ہے۔  
**شیخ الاسلام کی نظریں عدل کے معنی**

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے حاشیہ میں فرماتے ہیں۔ عدل کا مطلب ہے۔ کسی شخص کے ساتھ بدوں افراط یا تفریط وہ معاملہ کرنا جس کا وہ واقعی مستحق ہے۔ عدل و انصاف کی تبادول ایسی صحیح اور برابر ہونی چاہئے کہ عمیق سے عمیق جمیعت اور شدید سے شدید عداوت بھی اس کے دونوں پلوں میں سے کسی پلہ کو جھکا نہ سکے۔ عدل کبھی اسی بلند مقام پر ہونے کے باعث حضورؐ نے فرمایا تھا۔ کہ اگر فاطمہؓ بیٹن محمدؐ کی چوری کرے گی تو اس کا ہاتھ بھی کاٹ دوں گا۔ یعنی وہ اگرچہ میری گوشت جگر ہے۔ مگر انصاف کرنے کے وقت اس تعلق کی کوئی پروا نہ کروں گا۔  
**حاصل**

یہ نکلا کہ کسی کی حق تلفی نہ کی جائے۔ خواہ وہ ہمارا ہر سے بدتر دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ برادران اسلام۔ اندازہ لگائیے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے اخلاق کو کس قدر بلند سطح پر لے جانا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ کہ ہم سچے اصلی اور کھرے مسلمان ہو جائیں۔ مسلمانوں کے انصاف کی تعریف مسلمان

جب اپنی مصلحت کی بناء پر محض کو چھوڑ کر دمشق کو روانہ ہونے والے تھے۔ تو حضرت ابو عبیدہؓ نے حبیب بن مسلمہؓ کو جو اصرار خواہ تھے۔ بلا کر کہا۔ کہ حبیب! اس سے جو چیز یا خراج لیا جاتا ہے۔ اس معاوضہ میں لیا جاتا ہے۔ کہ ہم ان کو ان کے دشمنوں سے بچا سکیں۔ لیکن اس وقت ہماری حالت ایسی نازک ہے۔ کہ ہم ان کی حفاظت کا ذمہ نہیں اٹھا سکتے۔ اس لئے جو کچھ ان سے وصول ہوا ہے۔ سب ان کو واپس دے دو۔ اور ان سے کہہ دو کہ ہم کو تمہارے ساتھ جو تعلق تھا۔ اب بھی ہے لیکن چونکہ اس وقت ہماری حفاظت کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے۔ اس لئے جو یہ جو حفاظت کا معاوضہ ہے۔ تم کو واپس کیا جاتا ہے۔ چنانچہ کئی لاکھ کی رقم جو وصول ہوئی تھی۔ کل واپس کر دی گئی۔ حبیب! میں پر اس واقعہ کا اس قدر اثر ہوا۔ کہ وہ روئے جاتے تھے۔ اور جوش کے ساتھ کہتے جاتے تھے کہ خدا تم کو واپس لائے۔

**چوتھا اصل دیانتداری**  
 قوله تعالیٰ (إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْأَخِيَّةِ وَالْأَخِيَّةِ بِالْعَدْلِ) سورة النساء موعودہ ترجمہ۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں فرماتا ہے کہ امانت داری اور امانت داری کے ساتھ عدل کرنا چاہئے۔ جو کچھ لوگوں میں فیصلہ کرنے کو۔ تو انصاف سے فیصلہ کرو۔

**اس ارشاد کا باعث**  
 اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا اصلی باعث یہ ہے۔ کہ یہود کی عادت تھی۔ کہ امانت میں خیانت کرتے۔ اور فیصلہ کرتے تھے۔ اس لئے مسلمانوں کو دونوں باتوں سے روکا گیا ہے۔

**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دیانتداری کی ایک مثال**  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بہو ایک مسلمان (جو منافق تھا) اور ایک یہودی کا مقدمہ پیش ہوا۔ چونکہ یہودی حق بجانب تھا اس لئے آپ نے اس کے حق میں فیصلہ فرمایا۔ مسلمان نے خیال کیا کہ آپ نے میری رعایت نہیں کی۔ حالانکہ میں مسلمان تھا۔ یہودی سے کہا۔ میرے پاس ہے کہ اس فیصلہ پر اعتراض کرنا کرنا جائے۔ یہودی نے کہا

یہودی نے کہا کہ میں نے اپنے حق میں فیصلہ کر دیا ہے۔

سورة الروم رکوع ۱۸ پارہ ۱۷  
ترجمہ - اور ہم تم سے پہلے کتنے رسول اپنی  
اپنی قوم کے پاس بھیج چکے ہیں۔ سو ان کے  
پاس نشانیاں لے کر گئے۔ پھر ہم نے ان  
سے بدلہ لیا۔ جو گنہگار تھے۔ اور دیکھو ان کی  
ہم پر لازم تھی

آخری عرضداشت

برادران اسلام اگر مسلمانان پاکستان  
ان پانچ اصول کی پابندی کریں۔ تو پاکستان  
میں امن قائم ہو جائے گا۔ اور پاکستان زندہ  
درخشندہ اور پابندہ ہو جائے گا۔ و ما عینا  
الا البلاغ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

بقیہ فاروق اعظم صفحہ ۱۲ سے آگے

ہم سے ہو مکتا ہے کہ وفات کے وقت  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک  
کے پاس دفن ہونے کی اجازت حاصل کرنے  
کے لئے اپنے صاحبزادہ کو حضرت عائشہ  
کے پاس بھیجا تو فرمایا کہ یہ نہ کہنا۔ کہ  
امیر المؤمنین نے بھیجا ہے۔ بلکہ یہ کہنا کہ عرس  
نے بھیجا ہے۔ کیونکہ میں امیر کی حیثیت  
سے نہیں۔ بلکہ فدائی حیثیت سے یہ درخواست

کہ رہا ہوں۔  
 آپ نے مالِ عینیت سے اپنے صاحبزادے  
 حضرت عبداللہؑ کو ہمارے لیے  
 دیا۔ لوگوں نے سفارش کی کہ یہ بھی ہمارے  
 ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ہمارے نہیں  
 اس کے والدین نے ہجرت کی تھی۔ ان کے  
 ساتھ یہ بھی چلا آئے۔

پہنچے، ان چار ایضاف نے ان کے  
 چاروں مضمینوں نے اعتراف کیا ہے کہ  
 پیغمبر اسلام اور آپ کے خلفائے راشدین نے  
 دنیا کو شکیلی اور اضماف سے بھر دیا۔ ان کے  
 کارنامے اور اخلاقی عالمیہ آج بھی حیرت انگیز  
 اور مستحکم کرنے والے اور قابل اتہام ہیں

اعلان

مدرسہ قادریہ تعلیم القرآن مسلم آباد (نئی بلوی)  
ڈاک خانہ پانچا پورہ لاہور میں جاری کیا ہے۔  
منفقین، وخصصین۔ احباب جماعت سے خصوصاً  
اور عامۃ الناس سے عمومی استدعا ہے کہ  
اس کارِ خیر میں حصہ لے کر ثوابِ داری حاصل کریں  
میں نے اس کے لیے تم سے دعا ہے۔

حکیم محمد ابوالہدیہ ناظم مدرسہ قادریہ تعلیم القرآن  
حکیم منزل ۱۳۷ - حکیم سٹریٹ نزد جامعہ مسجد  
مسلم آباد - ڈاک خانہ باغبانپورہ - لاہور

میں جسے جہاد کے نام سے تفسیر کیا جاتا ہے۔ اس میں مسلمانوں کی اصلی غرض نہ حصول مملکت تھی۔ نہ دولت۔ نہ عزت۔ مقصود بالذات تھی۔ اسی جذبے کا یہ نتیجہ تھا۔ کہ ہر میدان میں فتح کا سہرا اُن کے سر باندھا جاتا تھا۔ اور شکست کا طوق اُن کے دشمنوں کے گلے میں ڈالا جاتا تھا۔ کیونکہ خدا پرست ہونے کے لحاظ سے خلائی طاقتیں سب ان کی پشت پناہ ہوتی تھیں۔ آپ خود ارشاد فرمائی کہ جس فریق جنگ کے ساتھ خلائی طاقتیں ہوں۔ فریق کون جیت سکتا ہے۔

مذكورة الصدر جسزول كاثبوت

پہلی  
صحابہ کرام کا جہاد فقط رضا الہی  
کے لئے تھا

قوله تعالى رِيبًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا  
هَلْ أَدْرَأُكُمْ عَلَىٰ عِبَادِي قَبِيحًا مِّنْ عَذَابِ  
الرَّبِّهِمْ ۚ تَوَكَّلُوا بِاللَّهِ وَرُوِّدُوا ۖ وَتَعْلَمُونَ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَأْخُذُ اللَّهُ بِأَنفُسِكُمْ ۚ أَدْرَأُكُمْ  
خَيْرًا لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ يَغْفِرُ لَكُمْ  
ذُنُوبَكُمْ إِن كُنتُمْ خَائِفِينَ ۚ حَتَّىٰ تَخْرُجُوا  
مِنْهَا ۚ وَالْمُهْجَرُونَ مِنْهَا لَا يَسْجُدُوا لِلَّهِ فِيهَا  
عَذَابٌ ۚ ذَٰلِكَ الْفَعْدُ الْعَظِيمُ ۚ وَأَمَّا فِي مَحَلِّهَا  
تَسْجُدُونَ لِلَّهِ وَفَرِحَ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

سورة الصف رابع عاشر آياتها ٤٤

ترجمہ۔ اسے ایمان والو۔ کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے۔ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور تم اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جوا کر دو۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم چاہتے ہو۔ دو تمہارے لئے تمہارے گناہ بخشنے کا۔ اور تمہیں بہشتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ اور پاکیزہ مکاںوں میں ہمیشہ رہنے کے باغوں میں۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

دوسری  
خدا کی طاقتیں ہمیشہ مومنوں کی پشت پناہ

رہی ہیں

چلے مجھے کوئی انکار نہیں ہے۔ جب  
ناویق اعظم کے ہاں گئے۔ تو یہودی نے  
سلمان ماجرا آپ کو سنایا۔ اس کے بعد سلمان  
سے پوچھا۔ آیا یہودی نے واقعہ ٹھیک بیان  
کیا ہے۔ سلمان نے کہا۔ جی ہاں۔ یہی  
واقعہ ہے۔ جو یہودی نے بیان کیا ہے۔  
آپ نے فرمایا ٹھہرو۔ میں ابھی فیصلہ کر دیتا  
ہوں۔ اندر جا کر تمہارا لاٹے۔ اور اس مسلمان  
جو اصل میں منافق تھا اس کا سر قلم کر دیا۔  
اور جسولہ (منہ علی اللہ) علیہ وسلم  
اور فیصلہ نہ مانے اس کا فیصلہ یہ ہے۔

حضرت عمرؓ کی دیانتداری کا نمونہ

عن سعيد بن المسيب ان مسلماً  
يهودياً اختصاً الى عمارة الحق لليهود  
فقتل له عشرين فقال له اليهودي  
والله لقد قضيت بالحق فضر به عمر  
بالدرة قال وما يدريك فقال اليهودي  
وانه اتقيد في التوراة انه ليس قاض  
يقضي بالحق الا كان عن يمينه مثك و  
عن شماله مثك يسد دونه ويوقفانه  
الحق ما دام مع الحق فاذا ترك الحق  
عرجا وتركك دواء مأك -

مسجد بن مسیب سے درازیت ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی عرض کے پاس اپنا جھگڑا لائے۔ عرض نے یہودی کو حق پر پایا۔ اور آپ نے یہودی سے حق میں فیصلہ فرمایا۔ آپ سے یہودی نے عرض کی۔ خدا کی قسم آپ نے ٹھیک فیصلہ کیا ہے۔ حضرت عرض نے اسے دہ سے مارا اور فرمایا۔ اور تمہیں کس چیز سے یہ بتلایا ہے۔ تب یہودی نے کہا۔ خدا کی قسم۔ ہم توراہ میں پاتے ہیں۔ کہ جو قاضی حق کے مطابق فیصلہ کرے اس کے دائیں طرف ایک فرشتہ ہوتا ہے۔ اور بائیں طرف بھی ایک فرشتہ ہوتا ہے۔ جو اسے ہر جگہ لے کر رکھتے ہیں۔ اور اسے حق پر پہنچنے کی توفیق دلاتے رہتے ہیں۔ جب کہ وہ حق پر نہ ہے۔ پھر جب حق کو چھوڑ دیتا ہے تو اوپر چڑھ جاتے ہیں۔ اور اسے جھوٹ جاتے ہیں۔

پانچواں اصل

ذاتی اعراض سے پاک فقط رضا الہی مطلوب ہے۔ اسلام نے اپنے متبعین میں یہ جذبہ پیدا کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ملک میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے امن قائم کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق امن اور چین سے زندگی بسر کرے۔ اس ساری جدوجہد

---



# مجلسِ فکر

## نجاتِ تزکیہ پر موقوف ہے

آپ کی کیا عہدہ ہے۔ آپ سے مسند دایا بیاد۔  
دینی پروگرام میں، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے یہی کرنا  
چاہیے تھا۔ وہ کام دوسروں کو دکھانے کی خاطر کیا  
جائے

اور رسم بھی دراصل ریاضی کا پڑھنا ہے  
ریاضی کے معنی میں اپنی نیکی کا کام دوسروں کو  
دکھانے کے لئے کیا جائے اور رسم کے معنی یہ  
ہے کہ اپنی نیکی کا کام دوسروں کو نہانے کے  
لئے کیا جائے۔ تو یہ دونوں چیزیں بھی دراصل  
شکر ہی کے کھانے میں آجاتی ہیں۔ اللہ اعظم  
دعا

اللہ تعالیٰ نے ہر سب مسلمانوں کو ان روحانی اور دنیا  
مکمل سے شکیبایاں ہو کر دنیا سے رخصت ہونے  
کی توفیق عطا فرمائی۔ آمین یا اللہ العزیز  
توفیقہا بشکلِ ذاتِ صلی اللہ علیہ وسلم  
توفیقہا تہذیبی کا نام ہے یا تادمہ اور انکی کی طرف توجہ  
لایں۔ ہمیں اس تجویز کا بغیر مقدم کیسے  
ہوئے جوابی اور مرکزی حکومتوں سے  
دعا خواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس کام کو  
اپنے ہاتھ میں لیں۔ آمین میں یہ ضروری  
حکومت پر عالم کی گئی ہے۔ اب تک  
اس نے اس سلسلہ میں کوئی اقدام نہیں  
کیا تو وہ عہد اللہ و عثمان اس مجرم ہے  
اس کو اب اس طرف توجہ دینی چاہیے۔  
میں یقین ہے کہ ہر فرقہ کے علماء اور  
عوام اس میں حکومت سے تعاون کر کے  
لئے تیار ہوں گے۔

## حج کے لئے درخواستیں

حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ حج کیلئے  
درخواستیں صرف ۱۶ فروری سے ۱۹ مارچ ۱۹۵۷ء  
تک وصول کی جائیں گی۔ ۱۹ مارچ اور ۱۹۵۷ء میں  
حکام ہونے والوں کے لئے سپیشل گزٹ میں  
کیا گیا ہے۔ لیکن پڑانے درخواست دہندگان  
اپنی درخواستیں نئے درخواست دہندگان کے برابر  
نہ بھیجیں۔ ورنہ وہ اس رعایت سے محروم رہیں گے  
ایک سال سے نادر کے تمام مازین حج و عمرہ  
روپے کا بینک ٹرانزاکشن یا مٹی کا ڈر اسل کریس  
تمام درخواستیں بذریعہ ڈاک درستی کے  
میں چاہئیں۔ تیسرے درجے کے کل درخواست  
کم از کم ۱۴۰ روپے ہوں گے۔ تمام آمدنی  
سیکریٹری عدالت کی کمیٹی مغربی پاکستان  
پورے سے شفقت مل سکتے ہیں۔

۱۶ فروری ۱۹۵۷ء کی شام کو میں لاہور میں موجود نہیں تھا۔ لیکن حافظ مولوی حمید اللہ سلمہ  
سے کہ گیا تھا کہ مجلس کی جلسہ ذکر کا عنوان کئی آئینہ کی کشتی ہو گا اور اس کے متعلق اگر  
ہو سکے تو پڑھیں گے کہ دینا۔ ایسا ہی آہستہ کے منتظر عرض کرنا چاہتا ہوں۔

کہ جب تک انسان کا ان چیزوں سے توجہ نہ ہو  
یعنی ان آلائشوں سے انسان کا دل جب تک پاک  
ہو۔ اور تھلائے کا تھلن اس سے درست ہو ہی نہیں  
سکتا اور وہ پھر چیزیں ہیں۔

لا شکر (۲) کفر (۳) فحاشی و فحشاء اور  
(۴) ریاضت (دھسم) (۶) جہم

اور انسانوں کے ساتھ تعلقات درست  
رکھنے کے لئے دو چیزوں سے بچنا ضروری ہے  
ایک ان میں سے کہ ہے اور دوسرا احمد ہے۔  
ان تمام اراضی روحانی مذکورہ بالا کا ذکر دنیا فرت  
مجلسِ ذکر میں آتا رہا ہے۔ اس لئے  
ان اراضی کے متعلق تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔

### ناتاہلِ عفو

امراض مذکورہ بالا جن سے پاک ہونے پر ہی  
مذاب الہی سے انسان بچ سکتا ہے۔ ان میں سے  
بعض ایسی روحانی بیماریاں ہیں جو اگر انسان ان سے  
دنیا میں شکیبایاں ہو کر تہذیب دامن نہ ہوا تو ہمیشہ ہمیشہ  
کے لئے دوزخ میں رہے گا۔ اگر کسی اُسے دوزخ  
سے روکی نصیب نہ ہوگی۔

ان میں سے بڑے ہیں۔ (۱) شکر (۲)  
کفر (۳) فحاشی و فحشاء اور (۴) ریاضت (دھسم) اور (۵)  
ان میں سے میں تو بالکل عاجز ہیں جن کے متعلق  
بالتفصیل قرآن مجید میں ذکر آچکا ہے۔ اور ریاض  
کے متعلق سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کا ارشاد ہے

وَالَّذِي أَحْقَقْتُ مَعَا بِحَاثَاتِ حَيْثُ كُنْتُ  
أَكْمَلْتُ قَالُوا يَا سَيِّدُ هَؤُلَاءِ أَفْعَالُكُمْ وَمَا الْفَعْلَاتُ  
أَنْ صَعُرَ قَالُوا كَيْفَ يَأْخُذُ قَوْمُكُمْ بِهَذَا  
سَبَّ سَبَّ مَا عَرَفْتُمْ هَؤُلَاءِ هُمْ مَعَكُمْ  
كَا بَعْدَ دُونَ عَزْوَ كِي بِرَسُولِ اللَّهِ شَرُّكَ مَعَكُمْ

دقتہ آئینہ حق مکمل (۱) سورتہ ان علی بار علی  
مجلسِ فکر میں تحقیق ثابت پائی کہ جس شخص سے ہو گیا  
یہ قاعدہ گنہ ہے کہ اللہ جل شانہ اسے ہر چیز  
کے حاصل کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی سبب  
اور ذریعہ ضرور بخیر بندہ دیا ہے۔ علی صلاقیاس  
قباحت کے دن اللہ جل شانہ کے مذاب سے بچنے  
کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض اور اسباب  
تجزیہ مسئلہ ہے

### ان فرائض کا ترجمان شکر ہے

قرآن مجید کی تائید کا حاصل ہے کہ انسان فحاشی  
اپنے خالق سے بھی شکایت دے اور اس کی غفلت  
سے بھی شک ہو۔ جب دوزخ طرف انسان  
کے تعلقات درست ہو جائیں تب انسان کو اللہ  
جل شانہ کی رضا کا ثمر ملے اور اس کا شکر نہ  
آخرت میں بہشت بخیر کر دیا جاتا ہے

### تعلق بالخالق اور بالخلق درست کرنے کا ذریعہ

حفظ قرآن مجید ہے۔ قرآن مجید میں تعلق بالخالق اور  
تعلق بالخلق درست کرنے کے لئے ایک  
جامع قانون مبرور ہے۔ اس قانون الہی پر جس معنی  
میں حفظ کا مفہوم فیض مل سکتا ہے۔ جس کا ترجمان  
ہو جائے۔ تزکیہ نفس کے سوا انسان کا فحاشی و فحشاء  
سے مع رہ سکتا ہے اور فحاشی سے اس لئے  
اللہ جل شانہ نے انسان کی استعداد یعنی فحاشی و فحشاء  
کو تزکیہ پر موقوف کر دیا ہے۔ تداویع من تزکیہ  
والا ارشاد الہی بجزی اللطاف دے رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے متعلق درست رکھنے کے لئے

### تزکیہ کے عوامل

تزکیہ کے سلسلہ میں پندرہ چیزیں ایسی ہیں



# نظم

(از جناب صغیر احمد خاں صاحب مائت فوقانی رامپوری)

وہ پیدا کر حسن بیاں  
ہر فقرہ ہو درسِ حدیث  
امر و نہی سے واضح ہے  
یادِ خدا میں چور ہو دل  
کایا پلٹ اس دُنیا کی  
حق کا علم یوں کر دے بلند  
ایسا شعلہ بن کے بھڑک  
جب تو سفینہ تیرائے  
منزل آ کے چومے قدم  
عیش و طرب میں بھول گیا  
یہ دُنیا تو فانی ہے  
بد اعمالی — گمراہی  
تیرے عمل میں مضمر ہیں  
فیصلہ کر لے اب خود ہی  
چاہے جسے اب کر لے قبول  
مومن جنت کا مالک  
ہر بندہ پر لازم ہے  
غفلت کا یہ وقت نہیں  
گھات میں ہے شیطانِ لعین  
نظم نہیں ہے اے واثق  
دل کی کھلی ہیں یہ کلیاں

رُک جائے رفتار جہاں  
ہر جملہ جزوِ فتراں  
مسئلہ کفر و ایماں  
نامِ خدا ہو وردِ زباں  
کر دے حقیقت کو عریاں  
باطل ہو بے نام و نشان  
کفر کا ہو کافور دھواں  
بن جائے ساحل طوفاں  
لے کر اٹھ وہ عزمِ جواں  
مسک مومن اے انساں  
کر لے عقبیٰ کا ساماں  
نیک عمل شرطِ ایماں  
نارِ سقر اور بارِ جہاں  
سوچ سمجھ کر سود و زیاں  
ترے لئے ہیں دونوں مکاں  
مشرک دوزخ کا خواہاں  
بندگی تا حدِ امکان  
کھول ذرا چشمِ عرفاں  
دیکھ سنہیل کر چل ناداں

# آداب نماز

(از جناب مولوی عبدالرشید صاحب عباسی داد پشاور)

یوں تو روزہ، رکوع، حج بھی اسلام کے اہم رکن ہیں۔ لیکن ان سب سے بڑا رکن نماز ہے۔ جس سے سب سے زیادہ بے توجہی، ہر توجہی، ہر غلطی ہے۔ رات دن ایک ساتھ کام کرنے یا ساتھ رہنے والوں کو جب معلوم ہوتا ہے کہ ہم میں سے فلاں شخص نمازی ہو گیا ہے تو دوسرے بے نمازی عجب کا اظہار کرتے ہیں۔ گویا اس نے ایک ایسا کام اختیار کیا ہے جو مسلمانوں کے فرائض میں داخل نہیں۔ اور پھر اظہار پر ہی اکتفا نہیں کیا جاتا بلکہ اس غریب نمازی کو مختلف قسم کے خطاب سے ڈانڈا جاتا ہے۔ طعن و تشنیع کی پھیلاؤ ہوتی ہے جس کے نتیجے میں ایک دن وہ پھر رکوع و سجود کی قید سے آزاد ہو کر وہیں آ جاتا ہے۔ جہاں پہلے تھا۔ علاوہ بریں جو لوگ دھن کے پکے ہوتے ہیں وہ اس قسم کی لغو بات پر کان نہیں دھرتے اور نہایت مستقل مزاجی سے اپنا کام کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ ان حضرات کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز جیسے اہم رکن کو وقتی حیثیت نہ دیں۔ یعنی جو کام اپنے ذمہ لیا ہے اس کو پورے قواعد و ضوابط کے ساتھ انجام دیں۔ تاکہ کام کی اہمیت واضح ہو۔ اسی طرح نماز اس وقت تک بے مزہ اور بے لطف ہے جب تک اس کے تمام قوانین و آئین کو ملحوظ نہ رکھا جائے۔ مثلاً رکوع میں مرد کو اتنا جھکنا چاہئے کہ اگر برابر ہو جائے اور ہاتھوں کا زور گھٹوں پر رہے۔ مگر ایسا نہیں ہوتا۔ اور اگر رکوع کی مذکورہ صورت ادا ہو جاتی جائے تو سیدھا ہونے سے پہلے جھکے سے جیسے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جیسے میں جاتے وقت پہلے گھٹنے رکھے۔ پھر ہاتھ۔ پھر ناک اور سب سے اخیر میں پیشانی۔ اور جب سجدے سے اُٹھے تو اس ترتیب کے خلاف کرے۔ بحالت سجدہ مرد کو چاہئے کہ دووں بازو پللیوں سے علیحدہ رکھے۔ بعض حضرات دووں بازوؤں کو نہایت فراخ دلی سے پھیلا دیتے ہیں جس کے باعث برابر میں نماز پڑھنے والے

میں۔ ممتد قبلہ کی طرف ہے۔ لیکن جب کھانسی یا جانی آئی تو رخ انور کو اپنے ساتھی کی طرف کر دیا۔ کہ خواہ مخواہ بے نیاتہ ذرا غور کیجئے کہ نماز ہمیں کیسے کیسے آداب سکھائی ہے۔ دن میں پانچ مرتبہ ایسا کرنے سے یقیناً یہ خصوصیات ہماری عادت میں شامل ہو جائیں گی۔ اور بڑی بڑی محفلوں و مجلسوں میں یہ عزت کی نگاہ سے دیکھے جائیں گے۔

## نماز میں فساد

آداب نماز کے تحت اگر ان اقوال و افعال کو بھی بیان کر دیا جائے جس سے نماز میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ تو کچھ بے محل نہ ہوگا۔ فساد کے معنی نماز میں ہلکاؤ آجانا۔ یعنی عمل مشروع کے ناقص کو مفسد کہتے ہیں۔ صحیح اور غیر صحیح؟ اگر عمل کے تمام ارکان و شرائط اور صفت مرغوب پایا جائے تو وہ عمل صحیح ہے اور اگر اس میں کوئی امر قبیح پایا جائے۔ تو اس کی دو صورتیں ہوں گی۔ یا تو وہ امر قبیح باعتبار اصل کے ہوگا یا باعتبار وصف کے۔ اگر باعتبار اصل کے ہو تو وہ باطل ہے۔ اور باعتبار وصف کے ہو تو فاسد ہے۔ بتایا گیا ہے (۶۸) اوسط امور ایسے ہیں جو نماز کو فاسد کر دیتے ہیں۔ مثلاً (۱) بھول کر یا قصداً کلام کرنا۔ سوہا ہو یا خطا۔ سوہا میں اصل نماز یاد نہیں رہتی اور خطا میں نماز تو یاد رہتی ہے۔ زبان سے اگر ایک لفظ بھی باغیض نکل جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ مثلاً ”قی“ اس کے معنی ہیں بچا (۲) دُعا جو ہمارے کلام کے مطابق ہو۔ (۳) قصداً یا سوہا اسلام تہیہ کرنا۔ (۴) سلام کا نماز میں جواب دینا۔ بھول کر ہو یا قصداً (۵) عمل کثیر۔ یعنی نماز کی حالت میں کوئی ایسی حرکت کرنا جس سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ حرکت کرنے والا نماز میں نہیں ہے۔ اگر عمل کثیر نماز کی اصلاح کے لئے ہو تو بہتر ہے یعنی نماز میں نہیں ٹوٹے گی۔ مثلاً ایک شخص نماز پڑھتے ہوئے بے دھن ہو جائے اور نماز چھوڑ کر دھن کر کے لئے مسجد میں چلے تو چونکہ یہ عمل کثیر نماز کی اصلاح کے لئے ہوا اس لئے نماز نہیں ٹوٹے گی۔ عمل کثیر نماز کی اصلاح کے لئے نہ ہو۔ مثلاً کپڑے پھینکا کچھ کھائی لینا۔ نمازی کا چند قدم آگے پیچھے ہٹنا وغیرہ قسم کے افعال نماز کو فاسد دیتے۔

# فاروق اعظم

(از جناب مولانا اسحاق صاحب ایم اے فاضل دیوبند لکھنؤ انڈیا)  
(گزشتہ صفحہ پر چھپتا ہے)

## مساوات

فتح بیت المقدس کے موقع پر جب آپ بیسوں کے معاہدہ کرنے کے لئے ایک غلام کے ہمراہ روانہ ہوئے تو آپ کے پاس صرف ایک اونٹ تھا۔ اس لئے دونوں بیک وقت سوار ہو کر سفر نہیں کر سکتے تھے۔ اسلام نے دنیا کو جو سب سے بڑی نعمت عطا کی وہ نوع انسان کی وحدت و مساوات تھی۔ اسلام سے پہلے غلام کو گھاس پھوس کے برابر بھی نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اسلام نے اس کو ساری انسانی حقوق دیتے اور ایسے اصول وضع کئے جن سے آئندہ غلامی کا الٹا ہو جائے۔ حضرت عمر مدد و مساوات کے حامی تھے۔ آپ کے نظام حکومت کی بنیاد ہی اس پر تھی۔ چنانچہ اس سفر میں چھ دیر آپ اونٹ پر سوار ہوئے، اور غلام ہمار پکڑا اور پھر اتنی ہی دیر غلام سوار ہوتا اور آپ ہمار پکڑتے۔ اس طرح آقا اور غلام باری باری اوپر پر سوار ہو کر راستہ طے کرتے رہے۔ جب بیت المقدس پہنچے تو سواری کے لئے غلام کی باری تھی۔ اس نے آپ سے سوار ہونے کی درخواست کی مگر آپ نے منظور نہ کی۔ اور اس شان سے شہر میں داخل ہونے کے غلام اونٹ پر سوار تھا اور اس کا آقا جس کا نام شن کر قبصر و کسریٰ لڑہ بر اندام ہوتے تھے۔ ہمار تھامے ہوئے تھا۔ یہ تھی محمد اور ایاز اور بندہ اور بندہ ناز کے امتیاز کو نظر انداز کرنے کی ایسا ناز تعلیم۔

ایک دفعہ ابوسفیان اور ابن ہشام اور بلال اور عیوب آپ سے ملنے آئے۔ ابوسفیان اور ابن ہشام قریش کے سرداروں میں تھے۔ لیکن بہت بعد میں ایمان لائے تھے اور حضرت بلالؓ اور حضرت عیوبؓ کو بڑی محبت سے ادنیٰ طبقہ کے تھے لیکن السابقین الاولین میں تھے۔ اور اس وقت ایمان لائے تھے۔ جب اسلام کو روہ تھا۔ اور اس کے لئے ان کو بڑی قربانیاں کرنی

پڑی تھیں۔ اور اسلامی تعلیم کے بوجب اشرف و افضل تھے۔ اس لئے حضرت عمرؓ نے پہلے ان دونوں کو بلایا۔ اور بعد میں رئیسوں کو۔ یہ تھا کہ ان اکو مکہ عبداللہ انصاف کو۔ پر عمل۔

شام کا ایک عیسائی میں جلد مسلمان ہو گیا اور حج کے لئے آیا۔ طواف کرتے ہوئے اس کی چادر پر ایک غریب مسلمان کا پاؤں پڑ گیا تو اس نے اسے طاپچ مار دیا۔ اس مسلمان نے بھی جواب میں طاپچ مارا۔ جلد نے حضرت عمرؓ سے شکایت کی کہ ایک غریب مسلمان نے میرے مرتبہ کا لحاظ نہیں کیا۔ اور میری توہین کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم نے اپنے گائے کی سوزا پائی اس نے تعجب سے کہا کہ ہماری یہ حیثیت ہے کہ جو ہماری شان میں گستاخی کرتا ہے اسے سزا دی جاتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ یہ جاہلیت کا دستور تھا اسلام نے سب انسانوں کو برابر کر دیا ہے وہ بولا ایسے دن سے بیزاد ہوں۔ اور مرتد ہو کر بھاگ گیا۔ لیکن آپ نے اس کو راضی کرنے کے لئے قاذون کا خون نہ کیا۔

## عدل

حاکم کا سب سے بڑا جوہر انصاف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک حاکم عادل سب سے محبوب اور حاکم ظالم سب سے مغموب ہے۔ جو شخص مسلمانوں کا سردار ہو اور اس کا خاتمہ خیانت اور ظلم پر ہو وہ جنت سے محروم رہے گا۔

خلفائے راشدین نے اس تعلیم کو عملی جامہ پہنا دیا۔ اور ”الذین ان کنتم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ و آؤدوا الزکوٰۃ“ کے بوجب حکومت حاصل کر کے خالق اور مخلوق کے حقوق ادا کر دیئے۔

انصاف کے معاملہ میں حضرت عمرؓ کسی کے جاہ و منصب کا مطلق لحاظ نہیں کرتے تھے۔ ایک شخص نے شکایت کی کہ میرے حاکم نے مجھے بے قصور مارا ہے۔ تحقیق کی گئی تو حاکم کا ظلم ثابت ہوا۔ آپ نے اسے

علانیہ سزا دی تاکہ آئندہ کسی کو زیادتی کی جرأت نہ ہو۔ حج کے موسم میں اعلان کرتے تھے کہ جس کسی کو اپنے عامل سے کوئی شکایت ہو بے خوف ہو کر بیان کرے تاکہ اس کا ازالہ کیا جائے۔ آپ دعا کیا کرتے تھے۔ کہ یا اللہ اگر میں انصاف نہ کروں تو مجھے فوراً ہلاک کر دے۔ تاکہ مزید بے انصافی کی جلت نہ لے۔

آپ کا انصاف مسلمانوں سے مخصوص نہیں تھا۔ بلکہ مسلم اور غیر مسلم کے لئے یکساں تھا۔ خلفاء راشدین اور بعد کے بھی ان کے اس لئے غیر مسلمین کو وہ حقوق دیتے جو ان کو اپنی قومی سلطنتوں میں بھی نہ ملے تھے۔ اسی وجہ سے انہوں نے مسلمان فاتحین کا بیڑ مقم کیا۔ ان کو اپنے لئے رحمت سمجھا اور ان کی حکومت کو اپنی قوم کی حکومت پر ترجیح دی۔ حضرت عمرؓ نے بیت المقدس میں اعلان کر دیا کہ عیسائیوں کی جان۔ مال اور مذہب کی حفاظت کی جائے گی۔ ان کے گرجوں کو نہ لگرایا جائے گا نہ چھنا جائے گا۔ اور مذہب کے بارے میں کوئی جبر نہیں کیا جائے گا۔ یہ حقوق تمام مذاہب یعنی غیر مسلم رعایا کو دیتے تھے اور مسلمان عاملوں کے نام میں جاری کی گئیں۔ کہ ذبیوں سے جو معاہدہ کیا گیا ہے اسے پورا کریں اور ان کی حق تلفی نہ کریں۔

روم اور ایران کی ظالم حکومتوں میں ان کی ہم مذہب عیسائی اور پارسی رعایا بھی انسانی حقوق سے محروم تھی۔ اور غلاموں سے بدتر زندگی بسر کرتی تھی۔ جب مسلمانوں نے ان ملکوں کو فتح کر کے ان قومیوں کو انسانی حقوق عطا کئے تو ان کی آنکھیں کھلیں۔ اور ان کو اسلامی حکومت کی برتری کا احساس ہوا اور انہوں نے تمنا کی کہ مسلمان ہی ہمیشہ ان کے حاکم رہیں۔

آپ نے ایک بوڑھے ذمی کو بھیک مانگتے دیکھا تو وجہ دریافت کی۔ اس نے جواب دیا کہ میں نادار ہوں اور کسب کے قابل نہیں ہوں۔ آپ نے اس کے لئے بیت المال سے وظیفہ مقرر کر دیا۔ اور یہ قاذون وضع کیا کہ ذمی مسکینوں کو بھی مالی امداد دی جائے۔

ایک مسلمان نے حیرہ کے ایک عیسائی کو مار ڈالا۔ آپ نے قاتل کو معقول کے وارث کے حوالہ کیا۔ جن نے قصاص میں اس کو قتل کر دیا۔

عربوں کے غدار اور باغی عیسائیوں

# فاروق عظیم

(الرحمۃ مولانا احمد صاحب ایم اے فاضل دیوبند لکھنؤ انڈیا)  
(گزشتہ صفحہ پر چھپ چکا تھا)

## مساوات

فتح بیت المقدس کے موقع پر جب آپ یروشلم سے معاہدہ کرنے کے لئے ایک لہرام کے ہمراہ روانہ ہوئے تو آپ کے پاس صرف ایک اونٹ تھا۔ اس لئے دونوں بیک وقت سوار ہو کر سفر نہیں کر سکتے تھے۔ اسلام نے دنیا کو جو سب سے بڑی نعمت عطا کی وہ فرع انسان کی وحدت و مساوات تھی۔ اسلام سے پہلے غلام کو گھاس بچوس کے برابر بھی نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اسلام نے اس کو مساوی انسانی حقوق دینے اور ایسے اصول وضع کئے جن سے آئندہ غلامی کا انسداد ہو جائے۔ حضرت عہد عدل و مساوات کے حامی تھے۔ آپ کے نظام حکومت کی بنیاد ہی اس پر تھی۔ چنانچہ اس سفر میں کچھ دیر آپ اٹھ سوار پر سوار ہوئے، اور غلام ہمار پکڑا اور پھر اتنی ہی دیر غلام سوار ہوتا اور آپ ہمار پکڑتے۔ اس طرح آقا اور غلام باری باری اونٹ پر سوار ہو کر راستہ طے کرتے رہے۔ جب بیت المقدس پہنچے تو سوار ہی کے لئے غلام کی باری تھی۔ اس نے آپ سے سوار ہونے کی درخواست کی مگر آپ نے منظور نہ کی۔ اور اس شان سے شہر میں داخل ہوئے کہ غلام اونٹ پر سوار تھا اور اس کا آقا جس کا نام سن کر قیصر و کسریٰ لرزہ بر اندام ہوتے تھے۔ جادو ٹکڑے ہوتے تھا۔ یہ بھی محمد اور ایاز اور بندہ اور بندہ نواز کے امتیاز کو نظر انداز کرنے کی ناپہ ناز تعلیم۔

ایک دفعہ ابوسفیان اور ابن ہشام اور بلالؓ اور جبریلؑ آپ سے ملے آئے۔ ابوسفیان اور ابن ہشام قریش کے سردار ہیں تھے۔ لیکن بہت بعد میں ایمان لائے تھے اور حضرت بلالؓ اور حضرت جبریلؑ گو بیوی لحاظ سے اذنی طبقہ کے تھے لیکن سابقین الاولین میں تھے۔ اور اس وقت ایمان لائے تھے جب اسلام کر رہا تھا۔ اور اس کے لئے ان کو بڑی قربانیاں کرنی

پڑی تھیں۔ اور اسلامی تعلیم کے بوجب اشرف و افضل تھے۔ اس لئے حضرت عہد نے پہلے ان دونوں کو بلایا۔ اور بعد میں رئیسوں کو۔ یہ تھا ہ ان اکرمکرم عند اللہ افتخاکہ پر عمل۔

شام کا ایک عیسائی رئیس جلیلہ مسلمان ہو گیا اور حج کے لئے آیا۔ طواف کرتے ہوئے اس کی چادر پر ایک غریب مسلمان کا پاؤں پڑ گیا تو اس نے اسے طاپچہ مار دیا۔ اس مسلمان نے بھی جواب میں طاپچہ مارا۔ جلد نے حضرت عہد سے شکایت کی کہ ایک غریب مسلمان نے میرے مرتبہ کا لحاظ نہیں کیا۔ اور میری توہین کی۔ حضرت عہد نے فرمایا کہ تم نے اسے اپنے کئے کی سزا پائی اس نے تعجب سے کہا کہ ہماری حیثیت ہے کہ جو ہماری شان میں گستاخی کرتا ہے اسے سزائے موت دی جاتی ہے۔ حضرت عہد نے جواب دیا کہ یہ جاہلیت کا دستور تھا اسلام نے سب انسانوں کو برابر کر دیا ہے اور وہ بولا ایسے دین سے میرا دور ہوں۔ اور مرتد ہو کر بھاگ گیا۔ لیکن آپ نے اس کو راضی کرنے کے لئے قاذن کا خون نہ کیا۔

## عدل

حاکم کا سب سے بڑا جوہر انصاف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک حاکم عادل سب سے محبوب اور حکم ظالم سب سے مغضوب ہے۔ جو شخص مسلمانوں کا سردار ہو اور اس کا فائز خیانت اور ظلم پر ہو وہ جنت سے محروم رہے گا۔

خلفائے راشدین نے اس تعلیم کو عملی جامہ پہنا دیا۔ اور ”الذین ان کنتم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ و آتوا الزکوٰۃ“ کے بوجب حکومت حاصل کر کے خالق اور مخلوق کے حقوق ادا کر دیئے۔

انصاف کے معاملہ میں حضرت عمرؓ کی جگہ و منصب کا مطلق لحاظ نہیں کرتے تھے۔ ایک شخص نے شکایت کی کہ میرے حاکم نے مجھے بے قصور مارا ہے۔ تحقیق کی گئی تو حاکم کا ظلم ثابت ہوا۔ آپ نے اسے

علانیہ سزا دی تاکہ آئندہ کسی کو زیادتی کی جرأت نہ ہو۔ حج کے موسم میں اعلانِ فتنے آتے کہ جس کسی کو اپنے عامل سے کوئی شکایت ہو بے خوف ہو کر بیان کرے تاکہ اس کا انزال کیا جائے۔ آپ دعا کیا کرتے تھے۔ کہ یا اللہ اگر میں انصاف نہ کروں تو مجھے فوراً ہلاک کر دے۔ تاکہ مزید بے انصافی کی جہالت نہ ملے۔

آپ کا انصاف مسلمانوں سے مخصوص نہیں تھا۔ بلکہ مسلم اور غیر مسلم کے لئے یکساں تھا۔ خلفاء راشدین اور بعد کے کئی ائمہ نے غیر مسلمین کو وہ حقوق دینے جو ان کو اپنی قومی سلطنتوں میں بھی نہ ملے تھے۔ اسی وجہ سے انہوں نے مسلمان فاتحین کا عظیم کیا۔ ان کو اپنے لئے رحمت سمجھا اور ان کی حکومت کو اپنی قوم کی حکومت پر ترجیح دی۔ حضرت عہد نے بیت المقدس میں اعلان کر دیا کہ عیسائیوں کی جان۔ مال اور مذہب کی حفاظت کی جائے گی۔ ان کے گرجوں کو نہ گرایا جائے گا نہ چھینا جائے گا۔ اور مذہب کے بارے میں کوئی جبر نہیں کیا جائیگا یہ حقوق تمام ذبیہوں یعنی غیر مسلم رعایا کو دینے گئے اور مسلمان عاملوں کے نام بدلتے جاری کی گئیں۔ کہ ذبیہوں سے جو عہدہ لیا گیا ہے اسے پورا کریں اور ان کی حق تلفی نہ کریں۔

روم اور ایران کی ظالم حکومتوں میں ان کی ہم مذہب عیسائی اور پارسی رعایا بھی انسانی حقوق سے محروم تھی۔ اور غلاموں سے بدتر زندگی بسر کرتی تھی۔ جب مسلمانوں نے ان ملکوں کو فتح کر کے ان ذبیہوں کو انسانی حقوق عطا کئے تو ان کی آنکھیں کھلیں۔ اور ان کو اسلامی حکومت کی برتری کا احساس ہوا اور انہوں نے فتنے کی کہ مسلمان ہی ہمیشہ ان کے حاکم رہیں۔

آپ نے ایک بوڑھے ذبی کو بھیک مانگتے دیکھا تو وہ دریافت کی۔ اس نے جواب دیا کہ میں نادار ہوں اور کسب کے قابل نہیں ہوں۔ آپ نے اس کے لئے بیت المال سے وظیفہ مقرر کر دیا۔ اور یہ قاذن وضع کیا کہ ذمی مسکینوں کو بھی مالی امداد دی جائے۔

ایک مسلمان نے چہرہ کے ایک عیسائی کو مار ڈالا۔ آپ نے قاتل کو مقتول کے وارث کے حوالہ کیا۔ جس نے قصاص میں اس کو قتل کر دیا۔ عربوں کے غدار اور باغی عیسائیوں



کو جلا وطن کیا گیا تو ان کی جائیدادوں کی دو گنی قیمت دی گئی۔ یہ آپ کی فیاضی تھی۔ اگر روم یا ایران کے حکمران ہوتے تو ان کی املاک ضبط کر لیتے۔ اور کوئی معاوضہ نہ دیتے۔

ایک قبیلے نے فریاد کی کہ حاکم مصر عمرو بن العاص کے بیٹے عبداللہ نے مجھے ناحق مارا ہے۔ حضرت عمرؓ نے معاملہ کی تحقیق کر کے اس قبیلے سے عبداللہ کے کوڑے لگوائے۔

آپ کے پاس ایک یہودی اور ایک یہودی اور ایک مسلمان کا مقدمہ آیا۔ آپ نے تحقیق کر کے یہودی کے حق میں فیصلہ کیا۔

وفات کے وقت بھی آپ نے وصیت کی کہ ذبیحوں کے حقوق کا خاص خیال رکھا جائے۔

آپ کے خان کرم سے حیوان بھی محروم نہیں تھے۔ ایک اونٹ دالے کو اس لئے سزا دی کہ اس نے اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ لا د رکھا تھا۔

ایک دھو آپ نے اپنے لئے چھلی منگائی جس اونٹ پر وہ لائی گئی اُسے تھکا ہوا اور پسینہ میں تر دیکھ کر فرمایا۔ ”میری وجہ سے اس نے زبان کو اتنی تکلیف پہنچی لہذا میں یہ چھلی نہ کھاؤں گا“

دوسروں کے معاملہ میں انصاف کرنا آسان ہوتا ہے۔ اس کی آزمائش اس وقت ہوتی ہے جب فیصلہ اپنے خلاف ہو۔ حضرت عمرؓ انصاف کے اس معیار پر بھی پورے اُترے۔ آپ نے ایک گھوڑا اس شرط پر واپس کر دیا جائے گا۔ لیکن جانچ اور سواری کرنے میں اس گھوڑے کو کچھ چوٹ لگی۔

حضرت عمرؓ نے اسے ناپسند کیا۔ اور واپس کرنا چاہا۔ مگر اس کے الٹ نے یہ کہہ کر اسے چاہی کہ اسے انکار کر دیا کہ چوٹ سے اس میں نقص آگیا ہے۔ قاضی کی عدالت میں مقدمہ پیش ہوا تو اس نے فیصلہ کیا کہ سوار کا مالک کی اجازت کے بغیر کسی گئی اس لئے وہ واپس لینے پر مجبور نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ نے اس فیصلہ پر خوشی کا اظہار کیا۔

ایک شخص نے آپ کے خلاف قاضی کی عدالت میں ناحق کی۔ قاضی نے آپ کو طلب کیا۔ آپ بلا تامل عدالت میں حاضر ہوئے۔ قاضی آپ کی قطعہ کے لئے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اس صل کو ناپسند کیا اور فرمایا کہ میں یہاں امیر المؤمنین نہیں۔ بلکہ

مدعا علیہ ہوں۔ مدعی اور مدعا علیہ کی حیثیت برابر ہے۔ یہ کہہ کر آپ مدعی کے پاس کھڑے ہو گئے۔

آپ قاضیوں اور عاملوں کے تقریریں بہت مختصراً تھے۔ عادل۔ منصف۔ بلند اخلاق۔ خدا ترس اور کتاب و سنت سے واقف کو یہ حمد دیتے تھے۔ ان کے لئے یہ قانون تھا کہ اپنے مکان کے آگے ڈیڑھ گز نہ بنائیں اور دربان نہ رکھیں تاکہ فریاد کرنے والوں کے لئے کوئی روک نہ ہو۔

حضرت سعد بن ابی وقاص امیر کو فزے اپنے محل کے آگے ڈیڑھ گز بنائی۔ حضرت عمرؓ نے محمد بن مسلم انصاری کو بھیجا۔ جنہوں نے ڈیڑھ گز آگ لگا دی اور لوگوں کو مسجد میں جمع کر کے حضرت سعد حال دریافت کیا۔ بعض نے ان کی تحریف کی اور بعض نے مذمت۔ اس لئے حضرت عمرؓ نے ان کو مہر لکھ کر ان کی جگہ حضرت عمار بن یاسر کو مقرر کیا۔

### بادیات

آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر عدالت میں قاضی کے نزدیک خلیفہ وقت اور ایک عام آدمی برابر نہ ہوں تو وہ منصب قضا کا اہل نہیں ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری کو قاضی بناتے وقت نصیحت کی کہ یہ بڑی ذمہ داری کا عہدہ ہے۔ صرف حق بات کہنے سے کچھ فائدہ نہیں جب تک اس پر عمل نہ ہو۔ تمام معاملات میں عدل اور مساوات ملحوظ رکھو۔ تاکہ کوئی زبردست تم سے ظلم کرانے کی طمع نہ کرے۔ اور کروڑ انصاف سے بایں نہ ہو۔ باریتوں مدعی پر ہے اور قسم منکر کے ذمہ۔ مسلمانوں کے درمیان صلح مناسب ہے۔ بشرطیکہ کسی کا حق نہ مارا جائے۔ اگر تم کو اپنے کسی فیصلہ کی غلطی معلوم ہو جائے تو اسے روکنے میں تامل نہ کرو۔ کیونکہ باطل پر قائم رہنے سے حق کی طرف رجوع بہتر ہے۔ خوب سوچ کر فیصلہ پھر سنت رسول اللہ سے اور پھر امثال و نظائر سے مدد لو۔ جہاں تک ہو سکے شک سے بچو اور یقین حاصل کرو۔ ایسے لوگوں کے ساتھ جان پر حد جاری کی جائیگی جو ایاج کے متعلق جھوٹی شہادت کا تجربہ ہو چکا ہو یا قرابت دار ہوں سب مسلمان ایک دوسرے کے گواہ ہو سکتے ہیں۔

امیر شام حضرت معاویہ کو لکھا کہ عوام سے قریب رہو۔ اور کروڑ کو موتہ دو کہ وہ بیباکی سے زبان کھول کر اپنا حال بیان

کر سکے۔ اجنبی کو ملاقات کی اجازت دو۔ کیونکہ اگر ملاقات میں ٹکاوٹ پیدا ہوگی تو اس کی ہیئت ٹوٹ جائے گی۔ اور وہ اپنا حق چھوڑ دے گا۔ اور اس صورت میں تم اس کی حق تلفی کے ذمہ دار ہو گے۔ جب تک قطعی ثبوت نہ ملے لوگوں کے درمیان صلح کراتے رہو۔ جب فریقین عادل گواہوں اور پکی قسموں کے ساتھ حاضر ہوں تو حکم نافذ کرو۔ تمام لوگوں کو خواہ دور ہوں یا نزدیک ادا کرنے میں یا اعلیٰ برابر سمجھو۔ طبع اور شرف ادا کرنے میں کوئی قصہ کی حالت میں کوئی فیصلہ نہ کرو۔ ہر لمحہ حق پر ثابت قدم رہو۔ امیر بصرہ غنیمہ کو ہدایت کی کہ ظلم اور نقص عدل سے بچو ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے حکومت چھین لے گا۔ کیونکہ اس نے تم کو اسی شرط پر حاکم بنایا ہے کہ اس کے بندوں پر ظلم نہ کرو۔ اگر تم اس سے کیا ہوا عہد پورا کرو گے تو اس کی نصیحت و حمایت کے مستحق ہو گے۔

حضرت سعد کو ایران کی حم پر روانہ کرتے وقت فرمایا کہ اللہ پر توکل کرو اور اپنی سے مدد مانگو۔ تم ایسے لوگوں کے مقابلہ پر جا رہے ہو۔ جو بڑے جنگجو اور کثیر لشکر اور سالانہ حرب کے مالک ہیں ان کے ملک تک پہنچنے میں دیاؤں اور صحرائوں کی دہشتہ مشکلات پیش آئیں گی۔ ان کے مکرو فریب میں نہ آنا۔ اگر تم نے امانت۔ دیانت۔ پھر اور استقلال سے کام لیا تو تم ہی کامیاب۔

### نقوے اور دیانت

آپ کی زوجہ محترمہ نے مکہ روم کے پاس عطر کی چند شیشیاں بطور تحفہ بھیجیں۔ اس نے یہ شیشیاں جو انہر سے بھر کر واپس کر دیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ جو ہریت المال میں داخل کرو۔ کیونکہ جو عطر تمہارا تھا لیکن جو قاصد اسے لے کر گیا تھا حکومت کا لازم تھا۔

ایک دفعہ آپ نے دودھ پیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ کسی بھٹی میں صدقہ کی آؤٹیاں چر رہی تھیں۔ ان کا دودھ ہے۔ آپ نے پینے کے لئے وہ سب دودھ نکال دیا۔ آپ کو قرض کی ضرورت ہوئی بعض لوگوں نے راستے دی کہ بیت المال سے لے لیجئے اور جب استطاعت ہو واپس کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اسے پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ لوہا کرنے سے پختہ موت جائے اور لوگ تجھ کریں کہ یہ قرض عطا کرنا چاہیے۔ آپ کی انتہائی احتیاط اور دیانت کا اندازہ

## مُحْسَنہ کائنات

راجناب ماسٹر لال دین صاحب آٹھ گنی لے بی ٹی خاندان دو گلوں؟

قسط نمبر ۱۵

”مسین“

”نماز عشاء سے پہلے تمام گلی کوچوں میں منادی ہو چکی ہے۔ لوگ جامع مسجد میں جوق در جوق اکٹھے ہو رہے ہیں۔ مولوی عبدالعزیز صاحب سے اکثر لوگ واقف ہیں۔ مولوی صاحب سیرت کے نہایت پاکیزہ۔ اعمال و اخلاق کے بڑے سچ اور اپنے بزرگوں کے بڑے ہی فرمانبردار مشہور ہیں ان کے والدین زندہ ہیں۔ یہ اُن کی اعتقاد قدرت کرتے ہیں کہ لوگ اکثر ان کا نام لے کر خدمت والدین کی مثالیں بیان کرتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ صاحب موصوف بڑے ہی خوش نصیب ہیں۔ علوم و دینیہ متداولہ کے پوسے فاضل اور ادھر پنجاب یونیورسٹی کے گریجویٹ“

نماز آپس میں۔ نماز ہے۔ آج مولوی عبدالعزیز صاحب حقیق الصیاد پر حفظ فرامیں گے۔ ایسا نمازی۔ مولوی صاحب مسائل کو بڑی فصاحت سے بیان کرتے ہیں۔

دوسرا نمازی۔ میں نے بھی سنا ہے۔ منہ سے پھول جھڑکتے ہیں۔

ایک سکول ماسٹر۔ بہترین لیکچرار ہیں۔ اور پھر عربی۔ فارسی اور انگریزی تمام زبانوں میں ماہر ہیں۔

پہلا نمازی۔ ٹھیک ہے۔ جن کا عمل اپنے قول کے مطابق ہو۔ اُس کی زبان میں تاثیر کا جادو ضرور ہوتا ہے۔

نماز عشاء آج معمول سے قدرے بے ہی پڑھی گئی ہے۔ نمازیوں سے مسجد بھر گئی ہے۔ لیکن ابھی تک لوگ آرہے ہیں۔ مستور ابھی مسجد کے باہر نظر آتی ہیں

مولوی عبدالعزیز صاحب۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقين۔ والصلاة والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین میرے بزرگو! دستور اور محترم مائید اور ہونا میری دنیا میں عبادت پروردگار کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ ارشاد شریفی ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔ (میں نے جنوں اور انسانوں کو فقط اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے) گویا ہماری زندگی کا منشاء رب العزّٰی کی

نکاح میں ہے کہ ہم اپنی تمام قوتوں سے خالق ارض و سما کی عبادت میں مشغول رہیں اور اپنی ہر قوت اور ہر اختیار کو اُس کے اختیار میں دے دیں۔ اور پھر اُسی کے ارشادات عالیہ کے مطابق حقوق العباد کو بھی سرانجام دیتے رہیں چونکہ انبیاء کرام کا اسوۂ حسنہ نشانی کی کا اقتدار ہوتا ہے۔ لہذا ہم انبیاء کرام کی پوری پوری متابعت کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ سمجھیں۔ کیونکہ یہ وہ مبارک اور برگزیدہ ہستی ہیں گدڑی وہ بن کا قول و فعل مرضیات الہی کے تابع رہا ہے۔ خداوند عالم نے سورہ النجم میں ہمارے آقا و مولا سیدالاولین والاخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔ وَمَا يَنْطُقُ مِنْ حَيْنِ يُخَوِّدُنَّ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ رَاسًا لِّكَ دالو۔ عمل تو ایک طرف رہا۔ محمد مصطفیٰ کو اپنی خواہش سے دین کے بابے میں لب لبک بھی نہیں لاتے۔ بلکہ اُن کی جنبش لب میرے وحی و پیام کی ترجمانی کرتی ہے اس قدسی الاصل مبیار اور اس بلند مرتبت عصمت کے پیش نظر ہے پیغمبر خدا کا ہر قول و فعل اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی کا منظر ہوتا ہے۔

میرے بزرگو اور عزیز بھائیو! میں آج حضرت اکرمؐ کے چند ارشادات گرامی پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جن میں حقوق والدین کی طرف دینے اشارات ہو گئے۔ آپ پر انشاء اللہ تعالیٰ یہ حقیقت صحت نہیں رہے گی۔ کہ باقی احکام کی طرح ماں باپ کے حقوق کا مستند بھی دین اسلام میں عین فطرت کے اصولوں کے مطابق پیش کیا گیا ہے۔ اور خداوند دوہران نے اپنی عبادت کے ساتھ ساتھ بڑے والدین کی دیکھنی کو کس قدر اہمیت عطا فرمائی ہے۔ جسٹے یہ رب العزّٰی کا پیام ہے جو قیامت تک ہر اُس مسلمان نوجوان کو نصیحت سے اور عام مسلمانوں کو عموماً سے پیش کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ اس آیت کی تہذیب توحید باری تعالیٰ سے ہوتی ہے۔ وَفَضَّلْنَاكَ الْاَحَدَيْنِ ذَا

رَبَّاهُ وَيَا اُولَی الدِّیْنِ اِحْسَانًا اِنَّمَا یُتَّقِیْ عِبَادَتُ الْاَكْبَرِ اَحَدُھُمْ اَمَّا اَوْلَیْھُمْ فَخَلَقَ لِمَا اَعْمَا اَنْ تَدْعُوھُمْ اَوْ تَنْتَھِیْھُمْ وَفَیْ لَھُمْ اَذْوَانُ کَرِیْمَا۔ وَخُضِیْضُ لَھُمْ بَیْنَا الذَّلٰلِ مِنَ الْخُضُوْعِ وَفَیْ رَبِّ اَحْمَدُھُمْ اَمَّا کَمَا یُتَّقِیْ صَغِیْرًا

مفہوم اور خلاصہ ان آیات مبارکہ کا یہ ہے۔ کہ اسے پیغمبر اسلام تیرے پروردگار کا فیصلہ ہے۔ کہ کائنات کی ہر چیز سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کی عبادت نہ کرے۔ لہذا اسے انسان اور جنوں تم بھی اُس کے بغیر کسی کے ساتھ شریعت عہود نہ چڑھو۔ اور پھر اسی سانس میں ارشاد ہو رہا ہے۔ کہ والدین کے ساتھ مکمل بھلائی اور محبت و محالط کو ملحوظ رکھا جائے۔ اس سے اگلے حصے میں مسلمان نوجوانوں کے پریشانیوں کی حالت اور بڑے والدین کی پچاسگی کے پیش نظر نہایت حکمانہ انداز میں وحی الہی کا نزول ہو رہا ہے۔ کہ اسے دُنیا دالو اگر تمہارے ماں باپ میں سے ایک یا دونوں سن کو ملت و انحطاط کو پہنچ جائیں۔ تو یاد رکھو اُس وقت اگر تمہارے اور والدین کے درمیان کوئی امر متنازعہ فیہ پیدا ہو جائے تو تمہاری زبان سے کوئی ایسا لفظ نہ نکلے۔ جس سے اطباء ناراض ہو سکتا ہے۔ اور پھر سن لو۔ کہ والدین جیسے محسنوں کو جھڑکنے کی ہرگز ہرگز قوت نہ آئے۔ بلکہ ایسے موقع پر نہایت ادب سے اور خداوند مکرم و عظیم سے گفتگو کرو۔ اس سے اگے اور تعلیم و دلچسپی کے ادب تعلیم کئے گئے۔ کہ اگر والدین کو خوش کرنے اور ان کے ساتھ معاملے کرنے میں تم کو انتہائی ذلت کمیز عاجزی کی بھی ضرورت پڑے۔ تو یہ تمہاری بلند ہمتی کا ایک نشان ہے۔ اس کو بھی نہایت نیازمندی سے کر گزرو۔ اور پھر یہ بھی خیال رہے۔ کہ اُس موقع پر تمہاری آنکھیں ٹھنکی ہوئی ہوں۔ دل میں غلامانہ جذبات موجزن ہوں۔ اور زبان پر اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر بڑے خشوع و خضوع سے یہ قدسی الفاظ جاری ہوں۔ وَفَضَّلْنَا لَھُمْ اَحَدُھُمْ اَمَّا اَوْلَیْھُمْ فَخَلَقَ لِمَا اَعْمَا اَنْ تَدْعُوھُمْ اَوْ تَنْتَھِیْھُمْ وَفَیْ لَھُمْ اَذْوَانُ کَرِیْمَا۔

راہے پروردگار اُن دونوں پر اپنی رحمت کو ایسا ہی اتارنا کہ جسے جن طرح میری صغیر سنی ہیں انھوں نے اپنی دامن شفقت کا ثبوت دیا تھا) میرے مسلمان نوجوان بھائیو۔ یہ محبت بھرا معاشرہ ہے۔ اور یہ رحمتوں اور شفقتوں کا مبارک نظام ہے۔ جس کی نشرواشاعت

کے لئے ہر دروگاہ عالم نے آقا سے مدد کی  
خاتمہ اپنا کر بھیجا۔ ہماری صبح و شام کی زندگی  
جن، و ترشگوار حالات سے دو رہا ہے۔ اس  
کے اسباب تلاش کرنے کے لئے چنانچہ دور  
مجاہد کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ ہر مذہبی  
جانتا ہے۔ کہ والدین کے احسانات اولاد کی  
گردن پر اس قدر زیادہ ہوتے ہیں کہ کوئی  
انسان بھی اپنی زندگی میں ان کے بدلے  
اس فدایت پیش کر سکے اپنے فرائض سے  
عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ چرچا جیکہ ہم اپنے  
پورے والدین کی کفالت پر مجبور ہیں۔ اور  
گھر کا سارا انتظام بیوی کے ہاتھوں میں  
دے کر خود بھی فطرت کے اس اصول  
کی خلاف ورزی کریں۔ الرجال قوامون  
على النساء (خداوند کریم نے مردوں کو  
عورتوں پر پیدا رکھی طور پر فضیلت عطا  
فرمائی ہے)

لئے! پیغمبر آخر الزماں، جو تمام طبقات  
انسانی اور تمام ادوار زمان کے مادی بزرگ  
مبعوث کئے گئے ہیں۔ اپنی مسند نبوت  
پر بیوہ افزہ ہو کر بیٹیا کے نوجوانوں کو  
ایک ارشاد فرماتے ہیں: رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رضی اللہ تعالیٰ  
(مسلم) اگر تم لوگوں کو احکم الحاکمین کی شفاء  
درخشندگی کی تلاش ہو تو اس کو۔ کہ اس  
نعمت عظمیٰ کے حصول کے لئے تمہیں کوئی  
سات سمندر پار جانے کی ضرورت نہیں۔  
اور نہ ہی زہر و براصفت کی شدت مقصود  
ہے۔ بلکہ تمہارے گھر میں ایک بوڑھا سا  
انسان رہتا ہے۔ جسکی اب تمام قوتیں کمزور  
ہو چکی ہیں۔ وَرَمَنَ خُمْرَهُ نَكَسَهُ فِي الْخَلْقِ  
أَخْلَقَ لِقَوْلِهِمْ۔ مگر اس نے تمہاری پرورش  
میں اپنی ساری متاع حیات قریان کر کے  
سے بھی دریغ نہیں کیا۔ جاؤ۔ کہ راضی  
کرو۔ کہ اسان اور دنیوں کا مالک تمہارے  
اس فعل سے راضی ہو جائے گا۔ اور اس  
تعمیر کے دوسرے رخ پر بھی نظریں ڈالو۔  
وہ یہ ہیں۔ کہ اگر تم نے بد نصیبی سے اس  
بوڑھے کو فخر بعض سمجھ کر۔ اور اپنی عقل و ذہن  
پر ناز کر کے ہوئے کوئی ایسی حرکت کی۔  
جس سے اس ضعیف و ناتواں خادم کی دلآرا  
ہوئی۔ تو اس کو۔ کہ تم نے فقط اس مسکین  
کو ناراض نہیں کیا۔ بلکہ غضب و تبار کو عدا  
جیسر نے کا جرم کیا ہے۔ جس کی سزا سوائے  
جہنم کے اور کچھ نہیں ہو سکتی۔ لہذا اگر تم کو  
جنت کی طلب ہے۔ تو اسے بوڑھے باپ  
کو ہر حال میں خوش رکھنے کی کوشش کرتے رہو۔

(حاضرین پر ایک سکتہ کا عالم طاری ہے۔ بشیر نے مذکورہ بالا حیثیت کا مفہوم سن کر نہایت تأسف سے آہ بکھینی۔ اور کہسو گرائے۔ مگر اب پچھنے کیا بہت جب چڑیاں چُک گئیں کھیت۔ سوچتا ہے کہ باپ مر چکا ہے۔ مگر وہ اُس کو زندگی میں چنداں راضی نہ کر سکا۔ پھر روضہ گنگ جاتا ہے۔ اتنے میں مولوی صاحب بیان رہاتے ہیں۔)

حضرت غور کیجئے کہ ایک شخص دربار رسالت مآب میں حاضر ہوا۔ اور وہ اپنی داستان یوں بیان کرتا ہے کہ میں نے آقاؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ! زیادہ نیکی کس سے کروں؟ قَالَ اُمِّتٌ (دُعا اپنی ماں سے) قُلْتُ قَدْ مَنَ رَّبِّی نے دوبارہ عرض کیا۔ کہ اس کے بعد اس سے نیکی کروں؟ قَالَ اُمِّتٌ (دُعا۔ تم نے دوبارہ پوچھا ہے۔ تو سن لو۔ کہ تمہاری نیکی کی سب سے زیادہ مستحق تمہاری ماں ہے) قُلْتُ قَدْ مَنَ رَّبِّی میں نے تیسری دفعہ عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس کے بعد میں کس سے حُسن سلوک کروں؟ قَالَ اُمِّتٌ (دُعا۔ غور سے سن۔ کہ تیرے حُسنِ سروت اور غلامانِ خدمت کا حق سب سے زیادہ تیری ماں کو پہنچتا ہے) اب اصحابی کا بیان ہے کہ میں نے پچھتی دفعہ پھر سوال کیا۔ قُلْتُ قَدْ مَنَ رَّبِّی رسول اللہ آپؐ کا ارشاد گرامی بار بار سنا۔ اب میرے آقاؐ مجھے تعلیم فرمائیے۔ کہ اس کے بعد دوسرے نمبر پر کون مستحق ہے؟ قَالَ اِبْنَاتُکُمْ اَوْ حُرِّبٌ خَالِدٌ حُرِّبٌ۔ (دُعا یاں اس کے بعد تمہارا باپ ہے۔ اور پھر قریبی رشتہ داروں سے اور بعد میں دوسرے رشتہ داروں) سے حُسن سلوک کیا کرو۔ دوسرے اور بڑوں حقیقت میں ہادی برحق نے اپنے ارشاد گرامی تقد میں والدہ ماجدہ کو جو مقام بخشا ہے۔ وہ قرآن پاک کی اس آیت کی تشریح بیان فرمائی ہے۔ وَوَصَّیْنَا الْاَوْسَانَ بِالْحَالِدِیۡہِ حَمَلُکُمْ اُمَّہُ وَکَھَا عَلٰی وَھمِ وَفَضَّلَہٗ فِی عَالَمِیۡنِ اِنِّی الْاَوَّلُو الْاٰخِرِیۡنَ۔ (الحی المصبر۔ خلاصہ ان کلمات کا یہ ہے کہ ہم نے انسان کو والدین کے حقوق کی سجاوڑی کے متعلق سخت تاکید کر دی ہے۔ کیونکہ اس کی ماں اُس کو پیٹ میں اُٹھالے پھرتی رہی۔ اس دوران میں اُس پر بیشمار سختیاں

آئیں۔ اور پھر اُس کے بعد دھن کی (جو موت کے مترادف ہوتی ہے) کی گھائی سے اُس کو گزنا پڑا۔ اور بعد ازاں بیٹے کی رعناعت کے دو سال میں جو کچھ والدہ پر گزرا وہ صرف والدہ ہی برداشت کر سکتی تھی۔ لہذا اسے انسان بنے۔ کہ تیرا ہر جذبہ عبادت۔ تیری جبین بنار کا ہر چمکاو تیرے آسنو۔ تیری آہیں فطرت ہر بارگاہ کے لئے قف ہوں۔ اور تیرا ہر جذبہ خلعت۔ تیری علامان مسماعی اور تیرے خادمان مسمانان اپنے ماں باپ کے لئے ہوں۔ اور اگر ان ہردو حقوق میں کوئی عدا کوٹا ہی ہوئی تو آخر میرے ہی دربار میں پرکھے ہوئے آؤ گے دوستو! خود ہی اندازہ فرما لو کہ خاوند عالم والدین کے مصائب اور خصوصیت سے والد کی تکلیفوں کا کس طرح اعتراف فرما رہے ہیں۔ لہذا ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم بھی اپنی زندگی میں ان احکام کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ (ظاہرین کرام سے کوئی گزارش ہے کہ یہاں دُعا میں ایک اور بھی پاکیزہ فطرت گروہ ہے۔ جن کے ساتھ غلامان عقیدت رکھنا خراجِ داریں کا ذریعہ ہے۔ اور انہیں کے متعلق مولانا روم کا ارشاد ہے ع پیش مرد کا لے پالال شو)

خیر والدہ کی تکلیفوں اور پھر اس کے اعتراف کے بارے میں مجھے دو ہند کی کچھ اشار یاد آئے ہیں۔

اگر لگی اس برش فوں۔ جن کے سب بات ٹول کیوں جل جائیں پچھپا۔ جہد کھب تہا کے ساتھ پھل کھایا۔ اس برش دیا۔ جھل لبرشے بات اڑنا دھمک نہیں ہے۔ جلتا اس کے ساتھ جھگڑ کر اگر لگ گئی تو کسی راہ چلتے مسافر نے ایک جاوڑ (پرنڈے) کو کہا۔ کہ تم جس درخت پر بیٹھے ہو۔ وہ نہ در آتش ہو چکا ہے۔ اور قریب ہے کہ تم اپنے اپنے آشیانہ نسبت چل کر خاک سیاہ ہو جاؤ۔ لہذا تم آؤ کہ اپنی جان بچا لو۔ اور درخت کو چلنے دو۔ مگر اُس یا دفا جھوٹی سی جان نے وہ جواب دیا۔ کہ اگر آج ہم نوجوان اس پراچھی محل پیرا ہوئے کے عہد کیں تو بفضلِ ایزد متناجبت کے وارث بن سکتے ہیں۔ پرندے نالے مسافر کے سوال پر جواب میں یوں منتقل کھوئی۔ کہ اے انسان بُن لے۔ میں اس درخت پر بڑی مدت سے ہسیرا رکھتا ہوں۔ میں نے اس درخت کا پھل ساری زندگی کھایا ہے۔ اور پھر اس کی شاخوں اور پتوں پر بیٹھ کرتا

(باقی صفحہ ۱۱ پر)





روزہ، غیبت کرنے کے دوزخ میں جاتے گی۔ اگرچہ دوزخ سے بچنا چاہتی ہو۔ تو بہاؤ دین ہے کہ کوئی کام ایسا نہ کرو۔ جس سے کلمے کو تکلیف ہو۔ بطور نمونہ بعض باتیں ذکر کر دی جاتی ہیں۔ تاکہ غیبت ہو مثلاً  
۱۔ اپنی کسی اور بات پر سختی مگر محض ہمسائی کو ذلیل کرنے کے لئے اس پر ہتھان باندھ دیا۔ کہ فلاں شخص سے تیرا ناجائز تعلق ہے۔

۲۔ یا ہمسائی کی بیوی بیٹی کو محض ذلیل و خوار کرنے کے لئے اس پر ہتھ لگا دی کہ ان کا فلاں شخص سے ناجائز تعلق ہے۔  
۳۔ یا گھر میں سے کوئی چیز گم ہوئی تو بلا تحقیق اپنے گمان سے ہمسائی کے ذمہ لگا دی کہ وہ یا اس کے بچے لے گئے ہوں گے۔ یہ خیال نہیں کریں کہ ممکن ہے ہمارے بچے ہی نے کہیں ضائع کی ہو۔

۴۔ عموماً ہمسائے ایک دوسرے کے حالات سے کوئی واقف ہوتے ہیں۔ بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ ہمسائیوں کے پوست کندہ حالات جہاں گئیں وہیں سناتی رہیں۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غیبت (ظن کرنا) کا گناہ زنا سے بھی سخت ہے اور غیبت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مجھنی بات کہی جائے۔ جو بات بھی کسی کے پس پشت کہی جائے غیبت ہے۔ اگر روبرو کہی جاتی تو اسے ناگوار طبع ہوتی۔ خواہ وہ کچھ بات ہو تو بھی غیبت ہے۔

### (۸) عام انسانوں کے حقوق

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْتَابُوا النَّاسَ مَتَّقُوا اللَّهَ

ترجمہ۔ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا۔ تنبیہ۔ عزیر بنو! اگر تم چاہتی ہو کہ رسول اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ تو میں چاہتا ہوں کہ ہر ایک انسان پر (خواہ مسلمان یا کافر) رحم کرو۔ (یعنی جہاں تک ممکن ہو۔ ہر ایک انسان کی مدد کر کے دعا لیا کرو)۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاذِبُ كَالْجَوْنِ يَحْضَرُهُ الْوَشْطُ (بخاری) یعنی کاذب کی طرح جو شخص کھٹکتا ہے۔

ترجمہ۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رحم کرنے والوں پر رحم رحمت نازل کرتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو تو پر وہ (اللہ تعالیٰ) اور اس کے خلیفے رحم کریں گے۔ جو آسان پر ہیں۔ عزیز بنو! زمین پر رہنے والے انسان بلکہ ہر چند حیوان پر رحم کیا کرو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ غرضیکہ ہر ایک جاندار کو دکھ دینے سے پرہیز کیا کرو۔

مثلاً حیوانات پر اس طرح ظلم ہو سکتا ہے۔ کہ گائے۔ بھینس۔ بھیر۔ بکری ہم نے پالی ہوئی ہے۔ اسے وقت پر پانی نہ پلائیں۔ چاد کے کھول کر ٹھوکا ماریں اور دودھ سارا خود دہ لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دوزخ میں دیکھا۔ جس نے بی کو باندھ رکھا تھا۔ نہ خود کھانے کے لئے اسے دیا اور نہ چھوڑا۔ کہ خود تلاش کرے اپنا رزق کھاتی۔ اسی حالت میں وہ مر گئی۔

### آخری گزارش

عزیر بنو! جن ہمنوں کا خدا تعالیٰ پر ایمان ہے۔ قیامت پر یقین رکھتی ہیں۔ عزیر اللہ سے نجات چاہتی ہیں۔ انہیں اپنی اپنی قوت سے فرائض انسانی کے بحال لانے کا شوق ہوتا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے بلا سے وہ ادا کرنا نہ کریں جو دنیا ہی کی زندگی کا آرام و راحت مقصود ہو۔ نہ خدا تعالیٰ پر ایمان نہ عذابِ ثواب سے سروکار انہیں کیا ضرورت ہے۔ کہ مسلمان عورت کے اسلامی فرائض سے آگاہ ہوں یا نیما اور تحیض دیکھنا چھوڑ دیں۔ یا کھلے بندوں اچھین غیر محرم مردوں سے نہنائی میں میل جول سے پرہیز کریں یا کلمے بجاتے کی بجائے تلاوت قرآن حکیم کریں۔ یا ذکر الہی سے دُور کو آرام پہنچائیں۔

### آخری دعا

اے اللہ! تو ہماری ہمنوں کو مسلمان بنا۔ انہیں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرما! مغربی عورتوں کے نقصان سے عیوب سے محفوظ رکھ۔ دوزخ سے بچا! جنت میں داخل فرما!  
وَاخِرُ دَعْوَانِی اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

ہفت روزہ حکام الدین لاہور میں منہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔  
”میں نے“

## تبصرہ

ماہنامہ کلونا لاہور  
صفحات ۴۶ تا ۴۷  
مسئلہ چندہ پارہ دوم  
قیمت فی پرچہ چھ آنہ  
کاغذ، کماٹ، کھاتی، چھاپائی معمولی جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔

یہ بچوں کا اخبار رسالہ ہے۔ رسالہ کی مدیرہ ایک عاتق ہے۔ مدیر ماموں اور مدیر اعزازی مرد ہیں۔ نہ معلوم کسں اختلاط میں کیا مصیبت ہے۔ اس بات کہ اگر نظر انداز کر دیا جائے تو رسالہ اپنی جگہ مفید ہے۔ دوسرے بچوں کی رسالوں کی طرح اس میں نہ زیادہ تصاویر ہیں اور نہ ہیرو اور بے معنی کہانیاں۔ رسالہ میں دینیات پر دینی مضامین چھپے جاتے ہیں جن کی ہمارے بچوں کو اشد ضرورت ہے۔ یہ بچہ کے آخر میں مدیر صاحب کی جانب سے حکم تعلیم کے کسی بزرگ کے ان صاحبزادہ قریب ہونے پر قصیدہ درج ہے۔ اگر یہ کسی ایچ کے طرف سے کسی غیر معروف فرہنگیور کی ”شیں“ میں ہوتا تو داخلی قابلِ داد تھا۔ لیکن مدیر صاحب کی جانب سے انفرادی سناش کچھ بچوں کی رعایت سے صحت مند نہیں۔ برائے رسالہ قابلِ قدر ہے۔

کھپنے والے پورے سال  
قرآن مبارک  
انشاء اللہ العزیز ہمیں رمضان  
کو

شائع ہو رہا ہے۔ تفصیلات کے لیے  
کسی سے واسطہ پوچھنا

ہیبتاً جھنڈا کھاتے صفحہ ۱۴ سے آگے۔

رہا ہوں۔ لہذا آج میں اس درخت کے ساتھ ہی مل کر خاک سپاہ ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میرا اس جگہ سے اڑ کر کسی دوسرے درخت میں جا کر پناہ لینا شرط و ناداری کے خلاف ہوگا۔  
نوجوان! ہم نے اپنی ماؤں کی چھاتیوں سے دودھ پیا۔ ان کے پیٹوں میں کتنی چھینے گزائے۔ اگر ایک قولہ پوچھ ہمارے پیٹ میں درد پیدا کر سکتا ہے تو ہمیں بھی احساس ہونا چاہئے کہ ہماری ماؤں پر کتنی مصیبت ہوتی ہوگی۔ اور پھر پیدا ہونے کے بعد اُن کا جنگلیوں کی طرح ہماری پرورش میں رات دن لگے رہنا۔ اور اس دوران میں باپ کا محبت کڑا کتنا بڑا احسان ہے۔ کاش ہم پرندے کی زبان ہی سے سبق حاصل کریں۔ اور اپنی دنگلیاں والدین کی خدمت میں صرف کرنے کا مکمل تہیہ کریں۔  
خیر! حقوق والدین کے متعلق حضور اکرم کے چند اشارات اور کئے۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر سے ہے۔ کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ میری ماں میرے پاس مریضہ منوہ میں آئی ہے۔ اور وہ اسلام سے بیزار ہے۔ کیا میں اس سے خیر سلوک کروں؟ فرمایا نعم صلیما۔  
ماں اُس سے خیر سلوک کر۔ (امادہ فلیتے کہ اسلام وہ مبارک مذہب ہے کہ مشرک والدہ کے ساتھ بھی خیر معاملت کی تاکید فرما رہا ہے۔ مگر ہمارے معاشرے میں بدست نوجوان ایک بالکل نام نہاد اور ضعیف والدہ کی توہین تک کرنے سے بھی نہیں ڈرتے۔ ع

بہ بین تفاوت راہ از کجا تابکا

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم نے فرمایا۔ کہ میں جنت میں داخل ہوں۔ تو میں نے قربت قرآن کی آواز سنی۔ فَخَلْتُ مِنْ هَذَا اِنْ لَمْ يَكُنْ يَدْعُوْنِي (یہ کون ہے؟) فرشتوں نے جواب دیا۔ یہ عاتشہ بنت نعان ہے۔ صحابہ کرامؓ نے جب اس کا سبب پوچھا تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کَانَ الْيَتَامَى النَّاسِ يَدْعُوْنَهُ۔ وہ اپنی ماں سے بہت ہی اچھا سلوک کرنے والا تھا۔

کشتے ماں تو مالِ خالہ کا مقام بھی سدرجی کے باب میں کتنا بلند ہے۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور را تائب میں آکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ فرمایا۔ اهل

لث میں اُم (کیا تیری ماں ہے؟) عرض کیا۔ نہیں۔ قَالَ اهل لث من خالطہ (خبرایا کیا تیری خالہ ہے؟) عرض کیا۔ نعم۔ ہے۔ فرمایا۔ فَخَلْتُهَا۔ پس اُس سے نیکی کر۔ اللہ - اللہ - والدہ کا دوجو کتنا بابرکت ہے۔ کہ اُس کے ہمشیر کے ساتھ نیکی سلوک کرے۔  
بھی بڑے بڑے گناہوں سے نجات ملتی ہے۔ آگے نئے۔ خود آقاؐ انس و چال کا اپنا عمل کیا تھا۔ حضرت ابن الطیف کا بیان ہے کہ میں نے ایک گاؤں میں سرور کوہین کو دیکھا کہ لوگوں میں گوشت بانٹ رہے تھے۔ اچانک ایک عورت آگئی۔ وہ حضورؐ کے قریب پہنچی۔ آپؐ نے اپنی چادر دوش نبوت اُتار سے اُتار کر زمین پر بچھا دی۔ وہ عورت اُس پر بیٹھ گئی۔ صحابہؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے لوگوں سے استفسار کیا کہ یہ کون ہے؟ تو جواب ملا۔ یہ حضور اکرمؐ کی دودھ پلانے والی ماں ہے۔

دیکھئے۔ وہ فخر اُتارل جو شہر معراج بیت المقدس میں انبیاء کرام کا لام بنا۔ وہ ہادی دواں جو تمام کائنات کی طرف مبہوت ہوا۔ وہ اشرف المخلوق جو قیامت کے دن مقدم محمود پر جلوہ گری کر رہا ہوگا۔ آج لوگوں کے سامنے اپنی حقیقی ماں کی آمد پر نہیں بلکہ رضائی ماں کی آمد پر اپنی بیٹی چادر اُتار کر نہایت تنظیم سے زمین پر بچھا رہا ہے۔ اور عقیدت سے کھڑا جھوم رہا ہے۔ ماں یاں۔ یہی وہ صادق الخیر ہے۔ جس کی زبان حقیقت بیان نے نور انسان کو یہ سبق دیا۔ کہ ”جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔“

(حاضرین نہایت محویت سے احادیث مقدسہ دیکھ رہے ہیں۔ والدین کے نازان آج اس وعظ کی برکت سے اپنی حرکات شیعہ پر تاسف کر رہے ہیں۔ بولتے مراد مرد عورتیں مولوی عبدالعزیز کی باتیں سن کر ہلے مد خوش ہو رہے ہیں۔ بشیر بھی آج وعظ میں کئی دفعہ آنسو گر رہا تھا)

مولوی عبدالعزیز صاحب۔ خیر برادر! دوستو! ہمیں رب العزت سے دعا کرنا چاہئے۔ کہ وہ ہم سب کو حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مولوی صاحب ان الفاظ کے ساتھ بیٹھ بیٹھے ہیں۔ اور دعا مانگی جاتی ہے)  
حاضرین۔ مولوی صاحب آپ مجھ میں بھی وعظ فرمائیں گے؟

مولوی صاحب۔ کچھ واپس جانے کا ارادہ ہے۔ حاضرین میں سے خصوصاً چڑھ۔  
مولوی صاحب۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دروازہ کرے۔ آپ نے تو آج ہمارے زنجیں دلوں پر مرہم لگا دی ہے۔ اگر نوجوان آپ کے وعظ پر عمل کریں تو ہماری ذلت عزت سے بدل سکتی ہے۔  
مولوی صاحب۔ خیر۔ بزرگو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی جزائے نیر دے۔ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا۔ تو جمع کے دن میں رسول مقبولؐ کے چند ارشاد اُتار اسی ضمن میں اور عرض کر دوں گا۔ بیٹے بابا جی آپ بھی ذرا بیٹوں سے محبت اور درگزر سے ہی کام لیا کریں۔

بابا جی۔ بیٹا۔ ہم تو صرف اپنے بیٹوں سے خالی محبت کے طالب ہیں۔ ہم تو ہر حال میں اُن کے لئے دعائیں ہی کرتے رہتے ہیں۔

(اب چند حاضرین نے مولوی صاحب سے مصافحہ کیا اور جلسہ پر فراست ہوا۔) بیٹیں! احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے تھے۔ میں واپس آیا۔ تو رسول اللہؐ سو رہے تھے۔ میں نے جگانا سنا۔ بانا اور خود بھی سو رہا۔ یہاں تک کہ آپ خود بیدار ہوئے۔ میں نے دودھ میں تھوڑا سا پانی ملا یا اور وہ ٹھنڈا ہو گیا (اور پھر عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ بی بیجے۔ آپ نے پانی لیا اور میں بہت غرض بہا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا کوچ کا دانت نہیں آیا۔ میں نے عرض کیا ہاں دانت آگیا۔ چنانچہ دن کے ہم نے کوچ کیا اور ہمارے پیچھے سراقہ بن مالک آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ دشمن آگیا۔ آپ نے فرمایا غم نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اس کے بعد ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کے لئے ہر دھوکہ کیا۔ سراقہ کا گھڑا پیٹ ایک سراقہ کو لے کر زمین میں وزن گیا۔ سراقہ نے کہا۔ ہیں جانا ہوں۔ تم دونوں نے میرے لئے یہ دعا کی ہے۔ خیر میری نجات و خلاصی کی دعا کرو میں خدا کو گواہ بنا کر کتا ہوں کہ میں کفار کو مٹا دیتا ہوں۔ اس سے روک دوں گا۔ رسولؐ نے اس کے لئے دعا کی اور وہ نجات پا گیا اور پھر جو شخص سراقہ کو راستہ میں ملا۔ میں سے کہہ دیا مٹا دے لئے میرا کشت کافی ہے۔

ادھر وہ شخص نہیں ہے۔ اس شخص کو جو شخص بھی ملا اس نے اس کو پی کھ کر واپس کر دیا۔

# ہفت روزہ اخباریں

سبکدوش ۱۷ فروری - انڈیا (نور) مشرقیہ کثیر سے آمد ایک سال میں بنایا گیا ہے کہ وہاں صوبہ جموں کی تحصیل راجوری میں بھارتی فوجوں نے چھپیں مسلمانوں کو ہلاک اور دو کھ شہید مجروح کر دیا۔ مجرمین کی حالت خطرناک بناتی جاتی ہے۔

لاہور - ۱۷ فروری - تمام مغربی پاکستان کے لوکل بورڈز کے تقریباً دس ہزار اساتذہ نے اپنے مطالبات پورے نہ ہونے پر آج ہاں مظاہرے کیے۔

کراچی - ۱۷ فروری - آج قومی اسمبلی میں بجٹ پر بحث کا دوسرا مرحلہ ختم ہو گیا۔ اگلے مالی سال کے لئے مختلف وزارتوں کے تمام مطالبات منظور کئے گئے۔

کراچی - ۱۷ فروری - آج قومی اسمبلی میں حکومت کی طرف سے بنایا گیا کہ حکومت جموں کی قیمت فروخت کو کم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔

لاہور - ۱۸ فروری - لاہور کارپوریشن کے اساتذہ نے کارپوریشن کے حکام کی طرف سے ان کے مطالبات تسلیم نہ کئے جانے کے خلاف احتجاجاً ہڑتال شروع کر دی ہے۔ اساتذہ کا دعوے ہے کہ ڈیڑھ ہزار میں سے ایک ہزار اساتذہ ہڑتال میں حصہ لے رہے ہیں۔

کراچی - ۲۰ فروری - سعودی عرب سے گیارہ اشخاص کا ایک بھارتی وفد آج صبح یہاں پہنچا۔ بنایا گیا ہے کہ آج سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان تجارتی بات چیت شروع ہو گئی ہے۔

الجزائر - ۱۸ فروری - فرانسیسی فوج کے حکام نے آج یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ گزشتہ ۲۴ گھنٹوں کے دوران میں فرانسیسی فوج

نے ڈیڑھ سو حریت پسندوں کو شہید کر دیا ہے۔

نیویارک - ۱۷ فروری - اقوام متحدہ میں بھارتی وفد کے مندوب مشر کرشن مینن نے اعلان کیا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ بھڑکانے کا امکان ہے۔

نیویارک - ۲۰ فروری - اقوام متحدہ میں بھارت کے مندوب مشر کرشن مینن آج سلامتی کونسل میں کشمیر کے مسئلہ پر دو گھنٹہ تقریر کرنے کے بعد دھڑام سے گر پڑے۔

نیویارک - ۲۱ فروری - سلامتی کونسل میں کشمیر کے متعلق چار طاقتی فرارادہ کے خلاف روس نے حق تسلیم اعلان کیا۔

نیویارک - ۲۲ فروری - پاکستان کے وزیر خارجہ ملک فیروز خان نور نے کئی بات سلامتی کونسل میں کہا کہ اگر کشمیر کے متعلق بین الاقوامی معاہدوں کو اس طریقہ پر یکطرفہ طور پر مسترد یا معطل کرنے کی کوشش کی جاتی رہی تو اس سے اقوام متحدہ کے منشور کی خلاف ورزی ہوگی۔

بقیہ آداب نماز - صفحہ ۱۷ سے آگے

(۶) سینہ کا قبلہ کی طرف پھر جانا (۷) خارج اشاء سے جان کر یا بھول کر کچھ کھانا اگرچہ قلیل ہی ہو (۸) دانتوں میں انگی ہوئی چیز کا کھانا جو بقدردن خود (چٹا) ہو (۹) کچھ مینا (۱۰) بلا غدا یا وارہند گلا صاف کرنا اور کھانا کرنا (۱۱) کسی تکلیف سے آفت کھنا (۱۲) درد و تکلیف کے سبب رونا (۱۳) آہ کرنا (۱۴) درد و مصیبت سے بلند آواز میں رونا۔ اگر جنت دوزخ کے تصور سے اونچی آواز سے گریہ ہو تو نماز نہیں ٹوٹے گی۔ مقصد صلوة وہ رونا ہے جو مصیبت کے سبب ہو (۱۵) چھینک کی آواز سن کر یہ حرکت اللہ کھنا (۱۶) خوشخبری

سن کر سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کہنا۔ (۱۷) رنج و غم کی خبر یا مصیبت کی حالت سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا۔ اور وہ تمام باتیں جن سے جواب دینے کا قصد کیا جائے مقصد نماز ہیں۔ (۱۸) تیمم کئے ہوئے کو پانی کا مل جانا یا دیکھ لینا (۱۹) جس نے موزوں پر سرخ کیا ہو۔ اس کی مدت مسح کا حتم ہو جانا یا ان کا پاؤں سے الگ کر دینا (۲۰) بحالت نماز کسی غیر نمازی کا کہنا یا اللہ شاکر کوئی شخص باجمہر نماز پڑھ رہا ہے اس سے قرأت میں کچھ غلطی ہوئی پاس بیٹھے ہوئے نے بتایا کہ اس طرح پڑھو اور نماز میں اصلاح کر لی۔ تو نماز فاسد ہو جائے گی (۲۱) برہنہ بدن شخص کا جسم دکھانے کے موافق کپڑے کا یا لینا (۲۲) امام کے سوا کسی اور کو حالت نماز میں لقمہ دینا۔ یعنی جماعت کی حالت میں امام کی غلطی پر کسی مقتدی کا لقمہ دینا

تاکہ امام کی اصلاح ہو جائے درست ہے لیکن کوئی دوسرا شخص جو نماز میں شریک نہ تھا۔ الگ بیٹھا ہوا کچھ پڑھ رہا تھا اس کی غلطی پر مقتدی کا لقمہ دینا تو اس طرح اس صورت میں نماز ٹوٹ جائیگی (۲۳) نماز میں خدا سے اس قسم کا سوال کرنا جس طرح مخلوق سے کیا جاتا ہے مثلاً یوں کہنا کہ اے خدا عزت سے میرا نکاح کرا دے یا اتنا روپیہ دے کہ میں سے دلا دے (۲۴) قرآن شریف میں دیکھ دیکھ پڑھنا۔“ (باقی پھر)

## دورہ عقیبہ

مدیر العلوم کی طرف سے دورہ قرآن مجید ہر شائق علم کو ہر خوشخبری دی جاتی ہے کہ بیچ اسلام آباد موضع بدلی اسٹیشن رحیم آباد میں توجہ قرآن مجید زیر تہمتیں مولانا مولوی عبدالغنی صاحب الشریعہ عالمی حضرت مولانا حسین علی صاحب دین دین ربیع الاول ۱۴۱۲ھ شروع ہو کر ۱۴۱۳ھ رمضان المبارک کو اختتام پذیر ہو گا جس میں تقریرات مسرت آن مجید اور کاغذات کا انتظام از جانب مدرسہ علماء کے لئے مفت ہو گا۔ (پچھلے کا پیغام)

# چون صفحا کا

سید مشتاق حسین بخاری

## مساوات

اور غلط داری بھی آپ ہی کے شایان شان ہے۔  
 یہیں مساوات میں آپ بچپن ہی سے  
 منہر تھے۔ تمام شیر شکاری میں آپ  
 اپنی رضائی مال کا اپنے ہی حصہ کا دوڑ  
 چیتے۔ اور باقی اپنے رضائی بھائی کے  
 لئے پھوڑ دیتے۔ ذرا بڑے ہوئے تو  
 اپنی رضائی مال علیہ صدر پڑنے سے ڈرتا  
 کہ یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ میرے دوست  
 بھائی بکریاں پڑائیں اور میں بیکار ہوں  
 میں بھی بکریاں پھاؤں گا۔ اس سے  
 بڑے ہوئے تو اپنے دوسرے شہزادوں  
 کے ساتھ تجارت کی مصیبتیں برداشت  
 کر کے خاندانی مساوات کا ثمنہ پیش  
 کیا۔

بشت کے بعد آپ کی زندگی میں  
 قدم قدم پر مساوات کا سبق ملتا ہے۔  
 گو آپ مسلمانوں کے سب سے بڑے بانی  
 اور دینی بھڑا تھے (اور اب بھی ہیں)  
 یہیں بھی آپ اپنے حاکم شاہوں  
 کے ساتھ مل کر پتھر اٹھا کر علی سادات  
 کی شال پیش کرتے اور کبھی فلاںوں کے  
 ساتھ مل کر کام کر کے دنیا کو بتاتے کہ  
 تمام انسان برابر ہیں۔ سب سے اعلیٰ  
 مساوات کا ثمنہ جس کی نظیر ساری دنیا  
 میں نہیں ملتی۔ وہ تھا کہ آپ نے اپنی  
 قریبی اہل اہل پیو پی زاد بہن کا عقد ایک  
 غلام کے ساتھ کر دیا۔ اور جب کسی وجہ  
 سے ان کا بیاہ نہ ہو سکا تو ان کا عقد  
 اپنے ساتھ فرما لیا۔

عزیز بھائیو! کتھ کی دنیا یہ دوسرے  
 کرتی ہے کہ اس نے انسانیت کی تمام  
 شانوں لئے کی ہیں اور وہ عدل و  
 مساوات کا عدہ سے عمدہ نمونہ پیش کر  
 سکتی ہے۔ لیکن اسلام کے مقابلہ میں ان

عزیز بھائیو! دنیا کا ہر مذہب  
 تمام انسانوں کے مابین مساوات کی  
 تلقین کرتا ہے۔ ملکوں کے قوانین اور  
 دستوروں میں یہ پتھر شروع میں لکھ  
 دی جاتی ہے کہ اس قانون کی رو سے  
 تمام باشندے یکساں اور برابر تصور  
 کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد دنیا کے  
 ہر بڑے مذہب ملک کا دعوئے ہے  
 کہ وہاں مساوات کی ہر طرح سے  
 احترام و ترقی ہوتی ہے۔ لیکن جو مساوات  
 پیارے بھائیو ہمارے مذہب میں ہے  
 اور جتنی بھیل اللہ علی مثالیں مسلمانوں  
 کی تاریخ میں مل سکتی ہیں۔ دنیا کی  
 باقی قوموں کی مثالوں کو تمام بیکار کر کے  
 بھی ان کا بدل اور مثال نہیں مل سکتی  
 ہمارے ان مساوات نہ صرف قانون  
 کے احکام میں لائی ہے۔ بلکہ ہر عمل  
 زندگی میں اس کے بغیر چارہ کار نہیں۔  
 ہمارے ہر دولت کی تقسیم میں مساوات  
 ہے۔ حاکم اور محکم میں مساوات ہے  
 چٹنے بھی مذہبی احکامات ہیں۔ ان کی  
 بجا آمدی سب پر فرض ہے۔ خواہ وہ  
 غنیہ، المسکین ہو یا ایک عام مسلمان۔  
 عزیز بھائیو! اب ہم مثالوں سے واضح  
 کرتے ہیں کہ اسلامی مساوات کتنی ارتخ  
 و اعلیٰ ہے اور وہ مساوات جس کی دنیا  
 کی دوسری قومیں دوسرے دار ہیں۔ اس میں  
 بناوٹ کو کتنا دخل ہوتا ہے۔

ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 تمام اقوام عالم کے نزدیک برگزیدہ اور  
 لا مثال ہستی ہیں اور ہمارے ایمانوں  
 کے مطابق تو کل کائنات میں خداوند  
 کے بعد بزرگ ترین ذات القدس دی ہیں۔  
 اللہ تعالیٰ کے ان آپ کی قدر افزائی

کا یہ دعوئے کرنا سورج کو چاروں طرف  
 ہے۔ آپ کو شاید علم ہو کہ کسی ملک  
 کا قانون ہاں کے بادشاہ یا صدر یا  
 اہم دہوہ پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ یعنی  
 اگر وہ کوئی خلاف قانون حرکت کرے  
 تو ہمیشہ ملکی سربراہ کے اس کے  
 خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی۔ اس  
 کے برعکس اسلامی مساوات دیکھو کہ  
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ  
 کسی یہودی کا قرض دینا تھا۔ وہ یہودی  
 اتنا بڑا گیا کہ آپ کو کہیں چلنے نہ  
 دینا تھا اور بار بار ادائیگی قرضہ کا مطالبہ  
 کرتا تھا۔ اگرچہ آپ کے جاں نثار ساتھی  
 یہودی کو سخت سخت کہتے تھے۔ لیکن  
 حضور منع فرما دیتے تھے۔ کیونکہ آپ کے  
 نزدیک اس میں بھی کئی ایک مصیبتیں تھیں  
 جن میں سے ایک مساوات کی مثال قائم  
 کرنا تھی۔ ۴۴ غلط ملک آپ اسی مقام  
 پر تعریف فرما رہے۔ حق کی یہودی آپ  
 کے اخلاق حسنہ سے گردیدہ ہو کر مسلمان  
 ہو گیا اور قرضہ واپس بھی صاف کر دیا۔  
 اسی اسلامی مساوات کے تحت  
 ایک کافر صنف کھ پڑھ کر وہ تمام  
 حقوق حاصل کر لیا جو کسی دہیہ مسلمان  
 بزرگ کو حاصل ہوتے۔ جن بزرگوں  
 نے آپ کی مساوات کو قریب سے دیکھا  
 ان کی زندگیوں میں انقلاب آ گیا۔  
 ان میں چند اصحاب کے حالات آپ  
 اللہ اللہ کسی مژدہ و اشاعت میں  
 پڑھیں گے۔

ہمارے بھائیو! مساوات وہ چیز  
 ہے۔ جس کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ شہادت  
 خوشی ہوتے ہیں۔ یہ وہ اخلاق کی  
 عمارت ہے جو اپنے بیگانے کو عام کئے  
 ہیں۔ نہیں رہ سکتی۔

میں بھی چاہیے کہ اپنے ہر  
 عمل حیات میں مساوات کو پیش نظر  
 رکھیں۔ تاکہ دنیا ہماری وجہ سے اسلام  
 کے قریب تر ہو کر ابھی جہنم سے  
 بچ جائے۔ اس وقت دنیا اپنے بیگانے  
 کالے گروے ملکی غیر ملکی تفرق سے جہنم کو بھی  
 ہوتی ہے۔ اس کا علاج وعظ و نصیحت  
 کے ساتھ ملتا ہے۔ اپنے عمل سے بھی  
 پیش کرنا ہوگا۔

جو کہے گا قیامت رنگ دخول میں جائے گا  
 ترکی خدگاہی ہو یا اعزائی والا گھر



